سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرُ ﴿١﴾ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ
عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ﴿٢﴾ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ
مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ
تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿٣﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ
الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا
بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ
عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿٥﴾ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٦﴾ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ
تَفُوْرُ ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ
خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿٨﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا
وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿٩﴾
وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١٠﴾

سورۃ الملک مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کی کمال بادشاہت اور کمال قدرت کا بیان تاکہ اس کا ڈر دل میں پیدا ہو اور اس کی پکڑ اور عذاب سے ڈرایا جائے۔

تفسیر: (1) اللہ کی خیر و برکت بہت زیادہ اور عظیم ہے جس اکیلے کے ہاتھ میں ساری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

(2) وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ اے لوگو! وہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون زیادہ اچھے عمل والا ہے اور وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا ہے۔

(3) وہ جس نے سات آسمان پیدا کیے۔ ہر آسمان دوسرے سے اوپر ہے، اس طرح کہ ایک آسمان دوسرے آسمان کے سہارے پر نہیں ہے۔ اے دیکھنے والے! تو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کسی قسم کا فرق اور بگاڑ نہیں دیکھے گا۔ تو اپنی نگاہ کو بار بار اس کی طرف پھیر، کیا تجھے کوئی شگاف اور دراڑ نظر آتی ہے؟ تو ایسا ہرگز نہیں دیکھے گا۔ تجھے صرف ٹھوس اور مضبوط تخلیق ہی نظر آئے گی۔

(4) پھر بار بار اپنی نظر دوڑا، تیری نظر تیری طرف تھک ہار کر ناکام لوٹ آئے گی مگر اسے آسمان کی تخلیق میں کوئی عیب اور نقص نظر نہیں آئے گا جبکہ وہ تھکی ماندی دیکھنے سے عاجز آ جائے گی۔

(5) یقیناً ہم نے زمین کے قریب والے آسمان کو روشن ستاروں کے ساتھ زینت بخشی اور ان ستاروں کو شہاب ثاقب بنایا جن کے ساتھ ان شیطانوں کو رجم کیا جاتا ہے جو چوری چھپے باتیں سننے کی کوشش کرتے ہیں، پھر وہ انھیں جلا کر راکھ کر دیتے ہیں۔ ہم نے ان کے لیے آخرت میں بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

(6) اپنے رب کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لیے قیامت کے دن بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب ہے۔ نہایت بری ہے لوٹنے کی جگہ جس کی طرف وہ لوٹیں گے۔

(7) جب انھیں آگ میں پھینکا جائے گا تو وہ اس کی نہایت کرخت اور گھناؤنی آوازیں سنیں گے اور وہ ہنڈیا کی طرح جوش مار رہی ہوگی۔

(8) قریب ہے کہ وہ اپنے اندر داخل ہونے والے پر شدید غضب کی وجہ سے پھٹ جائے اور اس کا ایک حصہ دوسرے سے جدا ہو جائے۔ جب بھی دوزخیوں کا کوئی کافر گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو دوزخ پر مقرر نگران فرشتے انھیں ڈانٹ پلانے کے لیے ان سے پوچھیں گے: کیا دنیا میں تمھارے پاس کوئی رسول نہیں آیا تھا جو تمھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہو؟

(9) کافر کہیں گے: کیوں نہیں، ہمارے پاس رسول آیا تھا جس نے ہمیں اللہ کے عذاب سے ڈرایا تھا مگر ہم نے اسے جھٹلا دیا اور اس سے کہا: اللہ تعالیٰ نے کوئی وحی نہیں اتاری۔ اے رسولو! تم حق سے بہت دور کی گمراہی میں پڑے ہو۔

(10) کافر کہیں گے: اگر ہمارا سننا ایسا ہوتا جس سے فائدہ حاصل ہوتا یا ہم اس طرح سمجھتے جس سے حق و باطل میں تمیز ہوتی تو ہم دوزخیوں میں شامل نہ ہوتے بلکہ ہم رسولوں پر ایمان لاتے اور جو وہ لائے اس کی تصدیق کرتے اور جنتیوں میں شامل ہو جاتے۔

فوائد: ❀ موت اور زندگی پیدا کرنے کی حکمت جاننے کا تقاضا ہے کہ موت سے پہلے نیک عمل کرنے میں جلدی کرنا ضروری ہے۔

❀ کافروں پر جہنم کا برہم ہونا اور غیظ و غضب میں آنا اللہ پاک کی خاطر غیرت کے لیے ہے۔

❀ خلا سے رازوں کے حصول میں جنات انسانوں سے آگے بڑھ گئے ہیں اور ان میں سے جو اپنی حد سے تجاوز کرے تو اسے سزا کے طور پر شہاب ثاقب (شعلے) پڑتے ہیں۔

فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١١﴾ إِنَّ الَّذِينَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١٢﴾ وَأَسِرُّوا
قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٣﴾ أَلَا يَعْلَمُ
مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ
الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ
النُّشُورُ ﴿١٥﴾ أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ
الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿١٦﴾ أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن
يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ
كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا
إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ
إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿١٩﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ
يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿٢٠﴾
أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَل لَّجُّوا
فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿٢١﴾ أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ
أَهْدَىٰ أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٢﴾

ع 1/4/1

وقف لازم - وقف غفران - وقف منزل

(11) چنانچہ وہ اپنے خلاف خود انکار کرنے اور جھٹلانے کا اعتراف کریں گے تو آگ کے حق دار ٹھہریں گے۔ سو دُوری ہے آگ والوں کے لیے۔

جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کی صفات اور ان کی سزا کا ذکر فرمایا تو اس کے بعد ایمان والوں اور ان کی جزا کا بھی ذکر کیا، چنانچہ فرمایا:

(12) بلاشبہ جو لوگ اپنی تنہائیوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، ان کے لیے ان کے گناہوں کی معافی ہے اور ان کے لیے عظیم ثواب ہے اور وہ ہے جنت۔

(13) اے لوگو! تم اپنی باتوں کو چھپاؤ یا علانیہ کرو، اللہ تعالیٰ انھیں جانتا ہے۔ بلاشبہ وہ پاک ذات اپنے بندوں کے دلوں کی باتیں بھی جانتی ہے، اس میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

(14) کیا بھلا جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا، وہ بھید کو بلکہ اس سے بھی زیادہ خفیہ اور پوشیدہ چیز کو نہیں جانتا؟ وہ تو اپنے بندوں کے بارے میں بڑا باریک بین اور ان کے معاملات سے پوری طرح باخبر ہے، ان کا کوئی عمل اس سے چھپا ہوا نہیں۔

(15) وہی ہے جس نے تمھارے لیے زمین کو آسان اور نرم کر دیا ہے تاکہ تم اس پر رہائش اختیار کر سکو، لہٰذا تم اس کے اطراف و اکناف میں چلو پھرو اور اس کے اس رزق میں سے کھاؤ جو اس نے اس زمین میں تمھارے لیے تیار کیا اور صرف اسی کی طرف تمھیں حساب کتاب اور جزا و سزا کے لیے اٹھ کر جانا ہے۔

(16) کیا تم اللہ سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمھارے نیچے سے زمین پھاڑ دے، جیسا کہ اس نے قارون کے نیچے سے اسے پھاڑا، حالانکہ وہ رہنے کے لیے نہایت موزوں اور نرم ہے، پھر وہ پُرسکون ہونے کے بعد اچانک تمھیں لے کر ہلنے لگے؟

(17) یا تم آسمان والے اللہ سے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ آسمان سے تم پر اسی طرح پتھر برسائے جس طرح اس نے قومِ لوط پر برسائے تھے؟ عنقریب جب تم میری سزا دیکھو گے تو تمھیں پتا چل جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا لیکن عذاب دیکھ لینے کے بعد تمھیں ڈرانے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

(18) یقیناً ان امتوں نے بھی جھٹلایا جو ان مشرکوں سے پہلے تھیں اور جب وہ اپنے کفر اور جھٹلانے پر اڑے رہے تو ان پر اللہ کا عذاب آ گیا۔ پھر کیسا تھا میرا انھیں سزا دینا؟ یقیناً میرا انھیں سزا دینا نہایت سخت تھا۔

(19) کیا ان جھٹلانے والوں نے اپنے اوپر اڑتے پرندے نہیں دیکھے جو دورانِ پرواز فضا میں کبھی اپنے پَر کھول لیتے ہیں اور کبھی بند کر لیتے ہیں۔ انھیں زمین پر گرنے سے صرف اللہ تعالیٰ ہی تھامے ہوئے ہے۔ بلاشبہ وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے، کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(20) اے کافرو! اگر اللہ تعالیٰ تمھیں عذاب دینا چاہے تو تمھارا کوئی لشکر تمھیں اس سے نہیں بچا سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ کافر سراسر دھوکے میں گرفتار ہیں۔ شیطان نے انھیں دھوکا دیا تو وہ اس کے دھوکے کا شکار ہو گئے۔

(21) اگر اللہ تعالیٰ اپنا رزق بند کر دے اور تم سے روک لے تو کوئی تمھیں رزق نہیں دے سکتا۔ بات بس اتنی ہے کہ کافر دشمنی، تکبر اور حق سے رکے رہنے میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔

(22) کیا بھلا جو شخص اپنے منہ کے بل اوندھا ہو کر چلے، اور اس سے مراد مشرک ہے، وہ زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ مومن جو صراط مستقیم پر سیدھا چل رہا ہو؟

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی اطاعت، نیز تنہائیوں اور خلوتوں میں اس کا ڈر بخشش اور جنت میں داخل ہونے کا باعث ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے سینوں کے رازوں سے واقف ہے۔
❀ کفر اور نافرمانیاں دنیا و آخرت میں اللہ کے عذاب کا باعث ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا تاریکی اور گمراہی ہے اور اس پر ایمان رکھنا نور اور ہدایت ہے۔

قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ
الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي
الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَاۤ اَنَا
نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿٢٧﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ
مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ
تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ
2 ع 16 2 اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿٣٠﴾ ع

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثِنْتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿١﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ
بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢﴾ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿٣﴾ وَاِنَّكَ
لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿٤﴾ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ﴿٥﴾ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿٦﴾

(23) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہہ دیں: اللہ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا کیا، تمھارے کان بنائے جن سے تم سنتے ہو، آنکھیں بنائیں جن سے تم دیکھتے ہو اور دل بنائے جن سے تم سوچ بچار کرتے ہو۔ تم پر اس نے جو انعام کیے ہیں، تم ان نعمتوں پر اس کی کم ہی شکر گزاری کرتے ہو۔

(24) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو جھٹلانے والے ہیں: اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمھیں زمین میں پھیلایا ہے نہ کہ تمھارے ان بتوں نے جنھوں نے کچھ پیدا نہیں کیا اور قیامت کے دن حساب کتاب اور جزا و سزا کے لیے تم اسی اکیلے کے حضور اکٹھے کیے جاؤ گے، اپنے بتوں کی طرف نہیں، لہٰذا اسی سے ڈرو اور اس اکیلے ہی کی عبادت کرو۔

(25) قبروں سے دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر اس اٹھائے جانے کو محال سمجھتے ہوئے کہتے ہیں: اے محمد (ﷺ)! آپ اور آپ کے ساتھی ہمیں جس وعدے (قیامت کے دن) کی دھمکی دیتے ہیں، وہ کب آئے گا اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ وہ ضرور آئے گا؟

(26) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ صرف وہی جانتا ہے کہ وہ دن کب آئے گا اور میں تو صرف تمھیں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

(27) پھر جس دن وہ وعدہ ان کے پاس آ گیا اور وہ عذاب اپنے قریب دیکھیں گے، اور یہ قیامت کے دن ہوگا، تو اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے چہرے بدل کر سیاہ ہو جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: یہ ہے وہ (عذاب) جو تم دنیا میں طلب کیا کرتے تھے اور تم نے اس کی جلدی مچا رکھی تھی۔

(28) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں کی بات رد کرتے ہوئے ان سے کہہ دیں: مجھے بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میرے ایمان دار ساتھیوں کو فوت کر دیا یا ہماری موت کو مؤخر کر کے ہم پر رحم کیا، تو کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا؟ انھیں اس سے ہرگز کوئی نہ بچا سکے گا۔

(29) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: وہی رحمٰن ہے جو تمھیں صرف اپنی عبادت کی طرف بلاتا ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور اپنے تمام معاملات میں ہم نے اسی پر بھروسا کیا، تمھیں بھی عنقریب ہر صورت میں معلوم ہو جائے گا کہ واضح گمراہی میں کون تھا اور سیدھی راہ پر کون تھا۔

(30) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہیں: مجھے بتاؤ کہ جو پانی تم پیتے ہو اگر یہ زمین کی گہرائی میں چلا جائے جس تک پہنچنے کی تم طاقت نہ رکھو تو کون ہے جو تمھارے پاس بکثرت جاری پانی لے آئے؟ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایسا نہیں۔

سورۃ القلم مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کا نبیٔ اکرم ﷺ کے حسنِ اخلاق کی گواہی دینا، آپ کا دفاع کرنا اور آپ کو ثابت قدم رکھنا۔

تفسیر: (1) ﴿ن﴾ سورۂ بقرہ کے شروع میں اس طرح کے حروفِ مقطعات کی تفصیل گزر چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم کھائی ہے اور اس کی قسم کھائی ہے جو کچھ لوگ اپنی قلموں کے ساتھ لکھتے ہیں۔ (2) اے رسول (ﷺ)! اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت عطا کر کے آپ پر جو انعام کیا ہے، اس کے سبب آپ دیوانے نہیں بلکہ آپ اس دیوانگی سے پاک ہیں جس کا الزام مشرک آپ پر لگاتے ہیں۔ (3) بلاشبہ پیغامِ رسالت لوگوں تک پہنچانے کی جو مشقت آپ برداشت کرتے ہیں، اس کے بدلے میں آپ کے لیے نہ ختم ہونے والا یقینی ثواب ہے اور اس بارے میں کسی انسان کا آپ پر کوئی احسان نہیں۔ (4) یقیناً آپ اس عظیم اخلاق پر کاربند ہیں جو قرآن نے پیش کیا ہے، اس لیے آپ اس میں موجود تعلیمات کو مکمل طور پر اپنانے والے ہیں۔ (5) سو عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور یہ جھٹلانے والے بھی دیکھ لیں گے۔ (6) جب حق کھل کر سامنے آجائے گا تو یہ واضح ہو جائے گا کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے؟

فوائد: ❀ رسول اکرم ﷺ قرآن کے اخلاق سے متصف ہیں۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ وَهُوَ أَعْلَمُ
بِٱلْمُهْتَدِينَ ﴿٧﴾ فَلَا تُطِعِ ٱلْمُكَذِّبِينَ ﴿٨﴾ وَدُّوا۟ لَوْ تُدْهِنُ
فَيُدْهِنُونَ ﴿٩﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ﴿١٠﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ
بِنَمِيمٍ ﴿١١﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿١٢﴾ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ﴿١٣﴾
أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ﴿١٤﴾ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ءَايَٰتُنَا قَالَ
أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿١٥﴾ سَنَسِمُهُۥ عَلَى ٱلْخُرْطُومِ ﴿١٦﴾ إِنَّا بَلَوْنَٰهُمْ كَمَا
بَلَوْنَآ أَصْحَٰبَ ٱلْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا۟ لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ﴿١٧﴾ وَلَا
يَسْتَثْنُونَ ﴿١٨﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُونَ ﴿١٩﴾
فَأَصْبَحَتْ كَٱلصَّرِيمِ ﴿٢٠﴾ فَتَنَادَوْا۟ مُصْبِحِينَ ﴿٢١﴾ أَنِ ٱغْدُوا۟ عَلَىٰ
حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰرِمِينَ ﴿٢٢﴾ فَٱنطَلَقُوا۟ وَهُمْ يَتَخَٰفَتُونَ ﴿٢٣﴾
أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا ٱلْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ﴿٢٤﴾ وَغَدَوْا۟ عَلَىٰ حَرْدٍ
قَٰدِرِينَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوٓا۟ إِنَّا لَضَآلُّونَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ
مَحْرُومُونَ ﴿٢٧﴾ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿٢٨﴾
قَالُوا۟ سُبْحَٰنَ رَبِّنَآ إِنَّا كُنَّا ظَٰلِمِينَ ﴿٢٩﴾ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ
بَعْضٍ يَتَلَٰوَمُونَ ﴿٣٠﴾ قَالُوا۟ يَٰوَيْلَنَآ إِنَّا كُنَّا طَٰغِينَ ﴿٣١﴾

(7) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب اسے جانتا ہے جو اس کے راستے سے ہٹ گیا اور وہ اس راستے کی ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے، چنانچہ وہ جانتا ہے کہ وہ لوگ اس راہ سے بھٹک جانے والوں میں سے ہیں جبکہ آپ نے اس کی ہدایت پالی ہے۔

(8) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ ان لوگوں کی پیروی نہ کریں جو آپ کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلاتے ہیں۔

(9) وہ چاہتے ہیں کہ آپ دین کے بارے میں ان سے نرمی اور ڈھیلے پن کا مظاہرہ کریں تو وہ بھی آپ کے ساتھ نرمی اور ڈھیلے پن کا مظاہرہ کریں۔

(10) آپ کسی ایسے شخص کی بات نہ مانیں جو بہت زیادہ جھوٹی قسمیں کھانے والا ذلیل ہے۔

(11) جو لوگوں کی بہت زیادہ غیبت کرتا ہے، ان میں جدائی ڈالنے کے لیے بہت زیادہ چغل خوری کرتا ہے۔

(12) بھلائی سے بہت زیادہ روکنے والا، لوگوں کے مال، عزت اور جان میں ان سے بہت زیادتی کرنے والا، بہت زیادہ گناہ اور نافرمانیاں کرتا ہے۔

(13) جو بڑا سخت مزاج سنگدل ہے، اور ساتھ ہی بے نسب اور اپنی قوم سے صرف منسوب ہے۔

(14) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے سے اس نے صرف اس لیے تکبر کیا کہ وہ صاحبِ اولاد اور صاحبِ مال و دولت ہے۔

(15) جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے: یہ تو پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔

(16) جلد ہی ہم اس کی ناک پر ایسی نشانی لگائیں گے جو اس کے لیے عار اور ہمیشہ کی ذلت کا باعث ہوگی۔

(17) بلاشبہ ہم نے ان مشرکوں کو قحط سالی اور بھوک میں مبتلا کر کے آزمایا جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا جب انھوں نے قسمیں کھائیں کہ وہ ہر صورت میں اس باغ کا پھل صبح ہوتے ہی جلدی توڑ لیں گے تاکہ کوئی مسکین اس میں سے نہ کھائے۔

(18) اور انھوں نے اپنی قسم میں استثنا نہ کیا، یعنی ان شاء اللہ بھی نہ کہا۔

(19) پھر اللہ تعالیٰ نے اس باغ کی طرف ایک آگ بھیج دی جو اسے کھا گئی اور باغ والے سوئے رہ گئے۔ وہ اس سے آگ کو روک نہ سکے۔

(20) چنانچہ باغ جل کر تاریک رات کی طرح سیاہ ہو گیا۔ (21) پھر انھوں نے صبح کے وقت ایک دوسرے کو آوازیں دیں۔ (22) یہ کہتے ہوئے: اگر تمھیں اپنی کھیتی کا پھل توڑنا ہے تو صبح صبح فقیروں کے آنے سے پہلے ہی اس کی طرف چل پڑو۔ (23) چنانچہ وہ سب چپکے چپکے باتیں کرتے ہوئے جلدی جلدی اپنی کھیتی کی طرف چلے۔ (24) وہ ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے: آج کوئی بھی مسکین تمھارے پاس باغ میں ہرگز نہ آنے پائے۔ (25) وہ صبح ہوتے ہی چلے جبکہ وہ مساکین سے پھل روکنے کا پکا ارادہ کیے ہوئے تھے۔ (26) پھر جب انھوں نے باغ کو جلا ہوا دیکھا تو ایک دوسرے سے کہا: یقیناً ہم باغ کی راہ بھول گئے ہیں۔ (27) بلکہ ہم نے مسکینوں کو باغ کے پھلوں سے محروم کرنے کا جو عزم کیا تھا، اس وجہ سے ہمیں اس کے پھل توڑنے سے روک دیا گیا ہے۔ (28) ان سب میں جو بہتر تھا، اس نے کہا: جب تم نے فقیروں کو اس کے پھل سے محروم رکھنے کا پختہ ارادہ کیا تھا تو اس وقت میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم اللہ کی تسبیح کیوں نہیں کرتے اور اس کے حضور توبہ کیوں نہیں کرتے؟ (29) انھوں نے کہا: ہمارا رب پاک ہے۔ یقیناً ہم نے اپنے باغ کے پھل سے فقیروں کو روکنے کا پختہ عزم کر کے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔ (30) پھر وہ ملامت کرتے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دینے لگے۔ (31) انھوں نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا: ہائے ہمارا نقصان! یقیناً ہم فقیروں کو ان کے حق سے محروم کر کے حد سے گزرنے والے تھے۔

فوائد: ❀ کافروں کی صفات قابلِ مذمت ہیں۔ مومن پر فرض ہے کہ وہ ان سے دور رہے اور ایسی صفات والوں کی اطاعت نہ کرے۔
❀ زیادہ قسمیں کھانے والا رحمان کے سامنے بھی ذلیل ہوتا ہے اور لوگوں کے ہاں بھی اپنی قدر و عزت کھو بیٹھتا ہے۔ ❀ فقیر کا حق روکنا مال کی تباہی کا سبب ہے۔

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾
وقف لازم — كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا
ع 1 33 3 — يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾
اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾
اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾
اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ
لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ
فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ
عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾
خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ
اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا
الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاُمْلِيْ
لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ
مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ
وقف لازم — رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾

(32) امید ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس باغ کے بدلے اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔ بلاشبہ ہم اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ہم اس سے معافی کی امید رکھتے ہیں اور اسی سے بہتری کی درخواست کرتے ہیں۔
(33) رزق سے محروم کرنے کا اس جیسا عذاب ہم ان لوگوں کو دیتے ہیں جو ہماری نافرمانی کریں اور آخرت کا عذاب یقیناً سب سے بڑا ہے۔کاش! وہ اس کی شدت اور ہمیشگی کو جان لیتے۔
(34) بلاشبہ جو لوگ اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے ہاں نعمتوں والی جنتیں ہیں جن میں وہ خوش وخرم رہیں گے۔ان کی نعمتیں ختم نہیں ہوں گی۔
(35) کیا ہم مسلمانوں اور کافروں کی جزا ایک طرح کی کر دیں گے جیسا کہ مکہ کے مشرک خیال کرتے ہیں؟
(36) اے مشرکو! تمھیں کیا ہو گیا ہے تم اس طرح کے ظالمانہ اور بودے فیصلے کس طرح کرتے ہو؟
(37) کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو کہ فرمانبردار اور نافرمان کا انجام ایک جیسا ہے؟
(38) اس کتاب میں ہو کہ بے شک تمھارے لیے آخرت میں وہی ہوگا جو تم اپنے لیے پسند کرو گے۔
(39) یا تم نے ہم سے قسمیں لے کر کوئی پختہ عہد لیا ہے جس کا تقاضا یہ ہو کہ تمھارے لیے وہی کچھ ہوگا جس کا فیصلہ تم اپنے لیے کرو گے؟
(40) اے رسول (ﷺ)! ایسی بات کرنے والوں سے پوچھیں: ان میں سے کون اس بات کا ذمہ دار ہے؟
(41) کیا ان کے اللہ تعالیٰ کے سوا اور شریک ہیں جو جزا میں انھیں مومنوں کے برابر قرار دیتے ہیں؟ لہٰذا اگر وہ اپنے اس دعوے میں سچے ہیں کہ ان کے شریکوں نے ان کو جزا میں مومنوں کے برابر قرار دیا ہے تو وہ ان کو لے آئیں۔
(42) قیامت کے دن ہولناکی ظاہر ہوگی اور ہمارا رب اپنی پنڈلی کھول دے گا اور سب لوگوں کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا تو مومن سجدہ کریں گے۔ کافر اور منافق باقی رہ جائیں گے جو سجدہ نہیں کر سکیں گے۔
(43) ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی۔ اُن پر ذلت اور شرمندگی چھا رہی ہوگی، حالانکہ وہ دنیا میں اللہ کے حضور سجدہ کرنے کے لیے اس وقت بھی بلائے جاتے تھے جب وہ اس صورتِ حال سے دو چار نہیں تھے جس سے آج قیامت کے دن ہیں۔
(44) اے رسول (ﷺ)! آپ مجھے اور اپنے اوپر نازل ہونے والے قرآن کو جھٹلانے والوں کو چھوڑ دیں۔ہم انھیں اس طرح آہستہ آہستہ عذاب کی طرف کھینچیں گے کہ ان کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ ان کے ساتھ کوئی چال چلی جا رہی ہے اور انھیں مہلت دی جا رہی ہے۔ (45) میں انھیں تھوڑے وقت کے لیے مہلت دیتا ہوں تاکہ وہ اپنے گناہوں میں خوب دلیر ہو جائیں۔ بلاشبہ کافروں اور جھٹلانے والوں کے ساتھ میری تدبیر بڑی مضبوط ہے، اس لیے وہ مجھ سے بچ سکیں گے نہ میری سزا سے محفوظ رہیں گے۔ (46) اے رسول (ﷺ)! آپ جو دعوت انھیں دیتے ہیں، کیا آپ اس کی کوئی اجرت ان سے مانگتے ہیں جس کی وجہ سے وہ کسی عظیم بوجھ تلے دبے جا رہے ہیں اور یہ آپ سے اُن کے منہ موڑنے کی وجہ ہے؟ جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں۔آپ ان سے کوئی اجرت نہیں مانگتے تو پھر آپ کی پیروی کرنے میں انھیں کیا رکاوٹ ہے؟ (47) یا ان کے پاس علمِ غیب ہے جس سے وہ اپنی پسند کے دلائل لکھ لاتے ہیں جن کے ذریعے آپ سے جھگڑتے ہیں؟ (48) اے رسول (ﷺ)! جب آپ کے رب نے انھیں ڈھیل دے کر آہستہ آہستہ پکڑنے کا فیصلہ کیا ہے تو آپ صبر کیجیے اور مچھلی والے یونس کی طرح نہ ہو جائیے جو اپنی قوم سے تنگ پڑ گئے جب انھوں نے سمندر کی تاریکی اور مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے میں نہایت تکلیف کی حالت میں اپنے رب کو پکارا۔

فوائد: ❀ دنیا میں جلدی سزا مل جانا بھی بندے کے ساتھ بھلائی کے ارادے کی وجہ سے ہے تاکہ وہ توبہ کرے اور رجوع کرے۔ ❀ جس طرح مومن اور کافر کی صفات ایک جیسی نہیں، اسی طرح ان کی جزا بھی ایک جیسی نہیں ہو سکتی۔ ❀ صبر نہایت قابلِ تعریف اخلاق ہے جو دعوت وتبلیغ وغیرہ کا کام کرنے والوں کے لیے لازم ہے۔

لَوۡلَآ أَن تَدَٰرَكَهُۥ نِعۡمَةٞ مِّن رَّبِّهِۦ لَنُبِذَ بِٱلۡعَرَآءِ وَهُوَ مَذۡمُومٞ ٤٩
فَٱجۡتَبَٰهُ رَبُّهُۥ فَجَعَلَهُۥ مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ٥٠ وَإِن يَكَادُ ٱلَّذِينَ
كَفَرُواْ لَيُزۡلِقُونَكَ بِأَبۡصَٰرِهِمۡ لَمَّا سَمِعُواْ ٱلذِّكۡرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُۥ
لَمَجۡنُونٞ ٥١ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكۡرٞ لِّلۡعَٰلَمِينَ ٥٢ ع

الربع — ع 2 / 19 / 4

سورة الحاقة مكية وهي اثنتان وخمسون آية وفيها ركوعان

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ
ٱلۡحَآقَّةُ ١ مَا ٱلۡحَآقَّةُ ٢ وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا ٱلۡحَآقَّةُ ٣
كَذَّبَتۡ ثَمُودُ وَعَادُۢ بِٱلۡقَارِعَةِ ٤ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهۡلِكُواْ
بِٱلطَّاغِيَةِ ٥ وَأَمَّا عَادٞ فَأُهۡلِكُواْ بِرِيحٖ صَرۡصَرٍ عَاتِيَةٖ ٦
سَخَّرَهَا عَلَيۡهِمۡ سَبۡعَ لَيَالٖ وَثَمَٰنِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومٗا
فَتَرَى ٱلۡقَوۡمَ فِيهَا صَرۡعَىٰ كَأَنَّهُمۡ أَعۡجَازُ نَخۡلٍ خَاوِيَةٖ ٧
فَهَلۡ تَرَىٰ لَهُم مِّنۢ بَاقِيَةٖ ٨ وَجَآءَ فِرۡعَوۡنُ وَمَن قَبۡلَهُۥ
وَٱلۡمُؤۡتَفِكَٰتُ بِٱلۡخَاطِئَةِ ٩ فَعَصَوۡاْ رَسُولَ رَبِّهِمۡ
فَأَخَذَهُمۡ أَخۡذَةٗ رَّابِيَةً ١٠ إِنَّا لَمَّا طَغَا ٱلۡمَآءُ حَمَلۡنَٰكُمۡ
فِي ٱلۡجَارِيَةِ ١١ لِنَجۡعَلَهَا لَكُمۡ تَذۡكِرَةٗ وَتَعِيَهَآ أُذُنٞ وَٰعِيَةٞ ١٢

(49) اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کے شاملِ حال نہ ہوتی تو مچھلی انھیں کھلے میدان میں ڈال دیتی جبکہ وہ ملامت کیے ہوئے ہوتے۔

(50) پھر انھیں اُن کے رب نے چن لیا اور ان کو اپنے نیک بندوں میں شامل کر لیا۔

(51) جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسولوں کو جھٹلایا، جب کبھی وہ آپ پر نازل ہونے والا یہ قرآن سنتے ہیں تو قریب ہے کہ وہ تیز نگاہوں سے آپ کو دیکھنے کی وجہ سے آپ کو اپنی نظروں سے پھسلا دیں۔ وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے اور حق سے منہ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں: بلاشبہ جو رسول یہ قرآن لایا ہے، وہ یقیناً دیوانہ ہے۔

(52) جو قرآن آپ پر نازل کیا گیا ہے، وہ تو صرف نصیحت اور یاد دہانی ہے انسانوں اور جنوں کے لیے۔

سورۃ الحاقۃ مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: اس بات کو ثابت کرنا کہ قیامت کا واقع ہونا اور اس میں جزا وسزا کا ہونا برحق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ قبروں سے اٹھائے جانے کی اس گھڑی کا تذکرہ فرما رہا ہے جو ہر صورت میں تمام مخلوقات پر حق سچ آئے گی۔

(2) پھر وہ اس سوال کے ذریعے سے اس کی ہولناکی بیان کرتا ہے: یہ حاقہ (ثابت ہونے والی) کیا چیز ہے؟

(3) اور آپ کو کیا معلوم کہ یہ حاقہ کیا چیز ہے؟

(4) صالح (علیہ السلام) کی قوم ثمود اور ہود (علیہ السلام) کی قوم عاد نے اس قیامت کو جھٹلایا جو اپنی ہولناکی کی شدت سے لوگوں کو ہلا ڈالے گی۔

(5) رہے ثمود تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ایک انتہائی شدید اور ہولناک چیخ سے ہلاک کر دیا۔

(6) اور عاد کو اللہ تعالیٰ نے بے حد تیز و تند یخ آندھی سے ہلاک کیا جو ان پر انتہائی سخت گزری تھی۔

(7) اللہ تعالیٰ نے یہ ہوا ان سب کو ملیامیٹ کرنے کے لیے ان پر سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار مسلط کیے رکھی۔ سو آپ دیکھتے کہ یہ لوگ اپنے گھروں میں ہلاک ہو کر اس طرح زمین پر گرے پڑے تھے گویا کہ وہ اپنے ہلاک کیے جانے کے بعد کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں جو زمین پر اکھڑے پڑے ہوں۔

(8) تو کیا ان پر عذاب آنے کے بعد ان میں سے کوئی فرد آپ کو باقی نظر آ رہا ہے؟

(9) اور فرعون اور اس سے پہلی امتوں نے گناہ والے کام، یعنی شرک اور نافرمانیاں کیں اور ان بستیوں والوں نے بھی جنھیں الٹا کر عذاب دیا گیا تھا اور وہ قومِ لوط تھی۔

(10) چنانچہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے اس رسول کی نافرمانی کی اور اسے جھٹلایا جو ان کی طرف بھیجا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ایسی سخت پکڑ میں دھر لیا جو اس سے کہیں بڑھ کر تھی جس سے وہ ہلاک ہو سکتے تھے۔

(11) جب طوفانِ نوح میں زمین سے پھوٹنے اور آسمان سے برسنے والا پانی بلندی میں اپنی حد سے تجاوز کر گیا تو یقیناً ہم نے ان لوگوں کو نوح (علیہ السلام) کی ہمارے حکم سے بنائی ہوئی چلتی کشتی میں چڑھایا جن کی پشتوں میں تم تھے، تو یہ گویا تمھیں ہی سوار کرنا تھا۔

(12) تاکہ ہم وہ کشتی اور اس کا قصہ ایسی نصیحت بنا دیں جس سے اہلِ کفر کی ہلاکت و تباہی اور اہلِ ایمان کی نجات کی دلیل پکڑی جائے اور یاد رکھنے والے کان اسے سن کر محفوظ کر لیں۔

فوائد: ❀ توبہ اپنے سے پہلے کے گناہ مٹا دیتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند کرتا ہے اور اسے نیکوں میں شامل کرتا ہے تو اسے توبہ کی توفیق عطا کرتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا کافروں اور نافرمانوں پر مختلف نوعیت کا عذاب بھیجنا، اس کی کمال قدرت اور اس کے کمال عدل کی دلیل ہے۔

❀ جو احسان باپ پر ہو، وہ بیٹے پر بھی تصور ہو گا جس کی شکر گزاری اس پر فرض ہے۔

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ وَّحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَ
الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿١٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾
وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿١٦﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى أَرْجَآئِهَا
وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿١٧﴾ يَوْمَئِذٍ
تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ
كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿١٩﴾ إِنِّيْ
ظَنَنْتُ أَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾
فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا
هَنِيْٓئًا بِمَآ أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَأَمَّا مَنْ
أُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ أُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾
وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَآ
أَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوْهُ
فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا
سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾ إِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾

13 پھر جب نرسنگھے میں پھونکنے پر مقرر فرشتہ ایک ہی بار پھونک مارے گا، اور یہ دوسری بار پھونکنا ہوگا۔

14 اور زمین اور پہاڑ اُٹھائے جائیں گے، پھر انھیں ایک ہی زبردست چوٹ لگائی جائے گی جو زمین اور پہاڑوں کے اجزاء کو ریزہ ریزہ کر دے گی۔

15 جس دن یہ سب کچھ ہو گیا، قیامت قائم ہو جائے گی۔

16 اس دن آسمان پھٹ جائے گا تاکہ اس سے فرشتے اتر سکیں، تو یہ اس دن نہایت کمزور ہو جائے گا، حالانکہ اس سے پہلے وہ نہایت مضبوط تھا۔

17 فرشتے اس کے اطراف اور کناروں پر چلے جائیں گے اور اس عظیم دن میں آپ کے رب کا عرش آٹھ مقرب فرشتوں نے اٹھا رکھا ہوگا۔

18 اے لوگو! اس دن تمھیں اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا، تمھارا کوئی بھی بھید اللہ تعالیٰ سے چھپا نہ ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ اسے جانتا اور اس سے خوب واقف ہوگا۔

19 پھر جسے اس کے اعمال کی کتاب دائیں ہاتھ میں دی گئی تو وہ خوشی اور سرور سے کہے گا: لو پڑھو میرا اعمال نامہ۔

20 میں دنیا میں علم اور یقین رکھتا تھا کہ میں اٹھایا جاؤں گا اور اپنی جزا پاؤں گا۔

21 چنانچہ وہ من چاہی زندگی میں ہوگا کیونکہ وہ ہمیشہ کی اور دائمی نعمتیں دیکھ رہا ہوگا۔

22 نہایت بلند و بالا اور عظیم الشان جنت میں۔

23 جس کے پھل لینے والے کے نہایت قریب ہوں گے۔

24 ان کی عزت بڑھانے کے لیے ان سے کہا جائے گا: دنیا کے گزرے دنوں میں جو نیک اعمال تم آگے بھیجتے رہے، ان کے بدلے میں بغیر کسی قسم کی تکلیف اور مشقت کے خوب مزے سے کھاؤ پیو۔

25 جسے اس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ سخت ندامت کی وجہ سے کہے گا: اے کاش! مجھے میرا نامۂ اعمال ہی نہ دیا جاتا کیونکہ اس میں وہ برے عمل ہیں جو میرے لیے عذاب کا باعث بنیں گے۔

26 اور اے کاش! میں جانتا ہی نہ کہ میرا حساب کیا چیز ہوگی۔

27 اے کاش! جو موت میں مر چکا، وہی موت فیصلہ کن ہوتی کہ اس کے بعد مجھے کبھی نہ اٹھایا جاتا۔

28 میرے مال نے ذرہ بھر اللہ کا عذاب مجھ سے نہیں ہٹایا۔

29 میری دلیل بھی مجھ سے جاتی رہی اور جس قوت و طاقت اور مقام و مرتبہ پر مجھے بھروسا تھا، وہ بھی کام نہ آیا۔

30 کہا جائے گا: اے فرشتو! اسے پکڑ لو اور اس کے ہاتھ اس کی گردن میں باندھ دو۔

31 پھر اسے آگ میں ڈال دو تاکہ یہ اس کی گرمی جھیلے۔

32 پھر اس کو ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے۔

33 بلاشبہ یہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔

34 اور نہ دوسروں کو شوق دلاتا تھا کہ وہ مسکینوں کو کھانا کھلائیں۔

فوائد: ❀ فقیر کو کھانا کھلانا اور اس پر ابھارنا آگ کے عذاب سے بچنے کے اسباب میں سے ہے۔
❀ قیامت کے دن عذاب کی شدت کا یہ تقاضا ہے کہ اس سے بچنے کے لیے ایمان اور عملِ صالح کو لازم پکڑا جائے۔

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ
غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾ لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ﴿٣٧﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا ع 1 37 5
تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ
كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾
وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ
رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾
لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَمَا
مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾
وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾
وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾ ع 2 15 6

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ (٧٠) وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿١﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ
لَهٗ دَافِعٌ ﴿٢﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿٣﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ
الرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿٤﴾

(35) قیامت کے دن اس کا کوئی قریبی نہ ہوگا جو اس سے عذاب دور کر سکے۔
(36) اور اس کے لیے دوزخیوں کے جسموں کی پیپ کے سوا کوئی کھانا نہ ہوگا جسے وہ کھائے۔
(37) یہ کھانا صرف گناہ گار اور نافرمان ہی کھائیں گے۔
(38) اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے ان چیزوں کی جنھیں تم دیکھتے ہو۔
(39) اور قسم کھائی ہے ان چیزوں کی جنھیں تم نہیں دیکھتے۔
(40) بلاشبہ یہ قرآن یقیناً اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس کی تلاوت اس کے معزز رسول لوگوں کے سامنے کرتے ہیں۔
(41) یہ کسی شاعر کا قول نہیں کیونکہ وہ شعروں کے اوزان پر نہیں ہے، تم بہت کم یقین رکھتے ہو۔
(42) اور نہ کسی کاہن کا کلام ہے کیونکہ کاہنوں کا کلام ایسی چیز ہے جو اس قرآن کے بالکل برعکس ہے۔ افسوس تم بہت کم نصیحت پکڑتے ہو۔
(43) لیکن یہ قرآن تمام مخلوقات کے رب کا نازل کیا ہوا ہے۔
(44) اگر محمد (ﷺ) بعض باتیں جو ہم نے نہیں کہیں، گھڑ کر ہماری طرف منسوب کر دیتے۔
(45) تو ہم ضرور ان سے بدلہ لیتے اور انھیں اپنی پوری قوت اور قدرت سے پکڑ لیتے۔
(46) پھر ضرور ان کی شہ رگ کاٹ دیتے جو دل سے جڑی ہوتی ہے۔
(47) پھر تم میں سے کوئی ہمیں اس سے روک نہ سکتا، لہٰذا یہ بات سوچ سے دُور ہے کہ وہ تمھاری وجہ سے ہماری طرف جھوٹ کی نسبت کریں۔
(48) بلاشبہ یہ قرآن، اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرنے والوں کے لیے یقیناً نصیحت ہے۔
(49) بلاشبہ ہم جانتے ہیں کہ تم میں ایسے بھی ہیں جو اس قرآن کو جھٹلاتے ہیں۔
(50) اور بلاشبہ قرآن مجید کو جھٹلانا قیامت کے دن بہت بڑے پچھتاوے کا باعث ہوگا۔
(51) اور بلاشبہ قرآن یقینی حق ہے جس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔
(52) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! اپنے رب کو ہر اس بات سے پاک قرار دیں جو اس کی شان کے لائق نہیں اور اپنے عظیم رب کے نام کا ذکر کریں۔

سورۃ المعارج مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: قیامت کے دن مخلوق کی حالت اور جزا کا بیان۔

تفسیر: (1) مشرکوں میں سے ایک شخص نے دعا کی کہ اگر یہ عذاب آنا ہے تو اس پر اور اس کی قوم پر آ جائے۔ یہ دعا اس نے مذاق کرتے ہوئے کی، جبکہ عذاب قیامت کے دن ہر صورت واقع ہونے والا ہے۔

(2) جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا ہے ان کے لیے اس عذاب کو ٹالنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ (3) اس اللہ کی طرف سے جو بلندی، درجات، فضل واحسان اور نعمتوں والا ہے۔

(4) جس کی طرف فرشتے اور جبریل (علیہ السلام) ان درجات میں قیامت کے دن چڑھیں گے اور وہ بہت لمبا دن ہے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔

فوائد: ❀ قرآن پاک شعر اور کہانت سے پاک ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ گھڑ کر منسوب کرنا نہایت خطرناک ہے۔

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا ﴿٥﴾ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ﴿٦﴾ وَنَرَاهُ
قَرِيبًا ﴿٧﴾ يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ ﴿٨﴾ وَتَكُونُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ ﴿٩﴾ وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ﴿١٠﴾ يُبَصَّرُونَهُمْ يَوَدُّ
الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ﴿١١﴾ وَ
صَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ﴿١٢﴾ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ﴿١٣﴾ وَمَنْ فِي
الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ﴿١٤﴾ كَلَّا إِنَّهَا لَظَىٰ ﴿١٥﴾ نَزَّاعَةً
لِلشَّوَىٰ ﴿١٦﴾ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٧﴾ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ﴿١٨﴾ إِنَّ
الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿١٩﴾ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ﴿٢٠﴾ وَإِذَا مَسَّهُ
الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿٢١﴾ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿٢٢﴾ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ
دَائِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ ﴿٢٤﴾
لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٢٦﴾
وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ﴿٢٧﴾ إِنَّ عَذَابَ
رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿٢٨﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿٢٩﴾
إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ
مَلُومِينَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿٣١﴾

5 لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ صبر کریں، ایسا صبر جس میں گریہ وزاری اور شکوہ شکایت نہ ہو۔

6 بلاشبہ یہ لوگ اس عذاب کو دور اور اس کے واقع ہونے کو محال سمجھ رہے ہیں۔

7 اور ہم اسے بہت قریب اور ہر صورت یقینی طور پر آنے والا دیکھتے ہیں۔

8 جس دن آسمان پگھلائے ہوئے تانبے اور سونے وغیرہ کی طرح ہو جائے گا۔

9 اور پہاڑ ہلکے پن میں اون کی طرح ہو جائیں گے۔

10 اور کوئی قریبی اپنے کسی قریبی کا حال تک دریافت نہ کرے گا کیونکہ ہر ایک کو اپنی فکر ہوگی۔

11 ہر انسان اپنے قریب والے کو دیکھتا ہوگا، وہ اس سے چھپا نہیں ہوگا مگر ہولناک منظر کی وجہ سے کوئی کسی سے کچھ نہیں پوچھے گا۔ جو آگ کا حق دار ہوا، وہ خواہش کرے گا کہ اپنے بجائے اپنی اولاد کو عذاب کے لیے پیش کر دے۔

12 اور اپنی بیوی اور بھائی کو بطور فدیہ پیش کر دے۔

13 اور وہ اپنے قریبی کنبے قبیلے کو فدیے میں دے دے جو مشکلات میں اس کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے۔

14 اور زمین پر موجود تمام جنوں اور انسانوں وغیرہ کو بطور فدیہ دے دے، پھر یہ فدیہ دینا اسے آگ کے عذاب سے بچا لے اور نجات دلا دے۔

15 مگر ایسا ہرگز نہ ہوگا جیسے یہ مجرم خواہش کرے گا۔ یہ تو آخرت کی آگ ہے جو بھڑکتی اور شعلے مارتی ہوگی۔

16 جو اپنی شدید حرارت اور شعلوں سے سر کی کھال بُری طرح ادھیڑ دے گی۔

17 وہ ہر اس شخص کو پکارے گی جس نے حق سے منہ پھیرا، اس سے دور ہوا اور اس پر ایمان لایا نہ عمل کیا۔

18 اور مال جمع کیا اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں انتہائی بخل کیا۔

19 بلاشبہ انسان کو سخت لالچی پیدا کیا گیا ہے۔ 20 جب اسے بیماری یا فقر کی صورت میں کوئی تکلیف پہنچے تو بے صبرا ہو جاتا ہے۔

21 اور جب اسے آسائش اور مال ملے جو اس کے لیے خوشی کا باعث ہوتا ہے تو اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بہت زیادہ روکتا ہے۔ 22 سوائے نمازیوں کے، وہ ان قابلِ مذمّت صفات سے محفوظ رہنے والے ہیں۔ 23 جو اپنی نماز پر ہمیشگی کرتے ہیں، اس سے غافل نہیں ہوتے اور اسے اس کے مقررہ وقت میں ادا کرتے ہیں۔

24 اور جن کے مالوں میں فرض حصہ مقرر ہے۔ 25 جو اپنے سے سوال کرنے والے کو دیتے ہیں اور اسے بھی دیتے ہیں جو ان سے سوال نہیں کرتا مگر کسی بھی وجہ سے مال سے محروم ہے۔

26 اور جو قیامت کے دن کی تصدیق کرتے ہیں جس دن اللہ تعالیٰ ہر ایک کو وہ جزا دے گا جس کا وہ مستحق ہوگا۔

27 اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں، اس کے باوجود کہ انھوں نے اپنے نیک اعمال آگے بھیجے ہوتے ہیں۔ 28 بلاشبہ ان کے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے جس سے عقل مند بے خوف نہیں ہو سکتا۔ 29 اور جو اپنی شرمگاہوں کو ڈھانپ کر اور انھیں بے حیائی سے دور رکھ کر ان کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ 30 سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے، تو ان سے مباشرت کرنے اور اس کے علاوہ لطف اندوز ہونے میں ان پر کوئی ملامت نہیں۔ 31 پھر جنھوں نے ان مذکورہ بیویوں اور لونڈیوں کے علاوہ اوروں سے جنسی تسکین چاہی تو وہی لوگ اللہ تعالیٰ کی حدود سے گزرنے والے ہیں۔

فوائد: ❀ صبر جمیل وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھی جائے اور اس کے علاوہ کسی سے شکوہ شکایت نہ کی جائے۔ ❀ آگ کے عذاب کی شدت کہ آگ والے خواہش کریں گے کہ وہ دنیاوی اسباب و وسائل میں سے جو کچھ جانتے ہیں، اس میں سے ہر وسیلے کو بروئے کار لا کر کسی نہ کسی طرح جہنم سے نجات پا جائیں۔ ❀ دنیا میں گناہوں کے کفارے کا سب سے بڑا ذریعہ نماز ہے اور اس کے ذریعے سے آخرت کی آگ سے بھی بچا جا سکتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف نیک عمل کی طرف لے جانے والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ
بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ
يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ ع 1 35 7
كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ
عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ
نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَآ اُقْسِمُ
بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ
خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا
وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ
مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً
اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ ع 2 9 8

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾

32 اور وہ جن کے پاس مالوں اور رازوں وغیرہ کی صورت میں جو بھی امانت رکھوائی جائے تو اس کی حفاظت کرتے ہیں اور جو عہد و پیمان انھوں نے لوگوں سے کیے ہوں، ان کی پابندی کرتے ہیں۔ وہ اپنی امانتوں میں خیانت کرتے ہیں نہ اپنے عہد و پیمان توڑتے ہیں۔

33 اور جو اپنی گواہیوں پر مطلوبہ معیار کے مطابق قائم رہتے ہیں۔ کوئی رشتے داری اور دشمنی ان پر اثر انداز نہیں ہوتی۔

34 اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں، اس طرح کہ انھیں بروقت ادا کرتے ہیں اور طہارت کا اہتمام کرتے اور اطمینان سے ادا کرتے ہیں۔ کوئی مصروفیت انھیں ان سے غافل نہیں کرتی۔

35 ان مذکورہ صفات والے لوگ ہی جنتوں میں بڑے باعزت ہوں گے، جنت کی دائمی نعمتیں ملنے اور اللہ تعالیٰ کے باعزت چہرے کے دیدار کی بدولت۔

36 اے رسول (ﷺ)! آپ کی قوم کے ان مشرکوں کو کون سی چیز کھینچے لا رہی ہے کہ وہ آپ کو جھٹلانے کے لیے آپ کی طرف چاروں جانب سے دوڑے چلے آتے ہیں؟

37 آپ کو دائیں بائیں سے، گروہ کے گروہ، گھیرے ہوئے ہیں۔

38 کیا ان میں سے ہر ایک امید رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نعمتوں والی جنت میں داخل کرے گا جہاں وہ ہمیشہ کی اور دائمی نعمتوں سے لطف اٹھائے گا جبکہ وہ اپنے کفر پر بھی قائم ہے؟

39 معاملہ ایسے نہیں جیسے انھوں نے خیال کر لیا ہے۔ بلاشبہ ہم نے انھیں جس چیز سے پیدا کیا ہے، وہ اسے جانتے ہیں۔ یقیناً ہم نے انھیں حقیر پانی سے پیدا کیا، وہ اتنے کمزور ہیں کہ اپنے نفع و نقصان کے مالک بھی نہیں تو وہ تکبر کیسے کرتے ہیں؟

40 اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے جبکہ وہ سورج، چاند اور تمام ستاروں کے طلوع اور غروب ہونے کی جگہوں کا رب ہے کہ یقیناً ہم قادر ہیں۔

41 ہم اس بات پر قادر ہیں کہ انھیں ہلاک کر کے ان کی جگہ اللہ کی اطاعت کرنے والوں کو لائیں۔ ہم اس سے عاجز ہیں نہ کسی دباؤ میں ہیں۔ ہم جب چاہیں انھیں ہلاک کر کے ان کی جگہ دوسروں کو لے آئیں۔

42 لہٰذا اے رسول (ﷺ)! جس باطل اور گمراہی میں وہ ہیں، آپ اس میں انھیں مشغول چھوڑ دیں اور وہ اپنی دنیا کی زندگی کے کھیل تماشوں میں لگے رہیں یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن سے جا ملیں جس کا قرآن میں ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

43 جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے گویا وہ کسی ہدف کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے ہوں۔

44 ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی۔ ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ یہی ہے وہ دن جس کا دنیا میں ان سے وعدہ کیا جاتا تھا اور وہ اس کی پروا نہیں کرتے تھے۔

سورۂ نوح مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: نوح (علیہ السلام) کے قصے کی روشنی میں دین کی طرف بلانے والوں کے لیے دعوت و تبلیغ کے منہج کا بیان۔

تفسیر: 1 بلاشبہ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف انھیں دعوت دینے کے لیے بھیجا تاکہ وہ اپنی قوم کو اس دردناک عذاب کے آنے سے پہلے پہلے ڈرائیں جو اللہ کے ساتھ ان کے اس شرک کی وجہ سے آئے گا جس پر وہ قائم ہیں۔

2 نوح (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! میں تمھیں اس عذاب سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں جو تمھارے انتظار میں ہے اگر تم نے اللہ کے حضور توبہ نہ کی۔

فوائد: ❀ آخرت سے غفلت برتنے کے خوفناک اور خطرناک نتائج ہیں۔

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٣﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ
ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ
اِذَا جَاۗءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ
دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ﴿٥﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاۗءِيْٓ اِلَّا
فِرَارًا ﴿٦﴾ وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ
فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا
اسْتِكْبَارًا ﴿٧﴾ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿٨﴾ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ
لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿٩﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ
اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾ يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿١١﴾
وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ
وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿١٢﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿١٣﴾
وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿١٤﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿١٥﴾ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا
وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ
الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٧﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿١٨﴾

وقف لازم

3. تمھیں میرے ڈرانے کا تقاضا یہ ہے کہ میں تم سے کہوں: صرف اکیلے اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرو اور اسی سے ڈرو، اس طرح کہ اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو اور میں جس چیز کا تمھیں حکم دوں، اس میں میری اطاعت کرو۔

4. بلاشبہ اگر تم یہ کرلو تو اللہ تعالیٰ تمھارے وہ گناہ بخش دے گا جن کا تعلق بندوں کے حقوق سے نہیں ہے اور تمھاری امت کی زندگی کی مدت ایک مقرر وقت تک بڑھا دے گا جو اللہ کے علم میں مقرر ہے۔ جب تک تم اس پر قائم رہے، تم زمین کو آباد رکھو گے۔ بلاشبہ موت جب آجائے تو اسے ٹالا نہیں جا سکتا۔ اگر تمھیں اس کا علم ہوتا تو جس شرک و گمراہی میں تم پڑے ہو، اسے چھوڑ کر اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے حضور توبہ کرنے میں جلدی کرتے۔

5. نوح (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! بلاشبہ میں نے اپنی قوم کو دن رات مسلسل تیری عبادت اور توحید کی طرف بلایا۔

6. مگر میرے بلانے سے وہ اس پیغام سے مزید دور بھاگے اور نفرت کرنے لگے جس کی طرف میں نے انھیں بلایا۔

7. بلاشبہ میں نے جب بھی انھیں ایسی چیز کی طرف بلایا جس میں ان کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ تھا، جیسے صرف تجھ اکیلے کی عبادت، تیری اطاعت اور تیرے رسول کی اطاعت، تو انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں تاکہ میری دعوت انھیں سنائی نہ دے اور انھوں نے اپنے چہرے اپنے کپڑوں سے ڈھانپ لیے تاکہ مجھے دیکھ نہ پائیں اور اپنے شرک پر ڈٹے رہے اور اس دعوت کو جو میں نے انھیں دی، قبول کرنے اور ماننے سے انکار اور تکبر کیا۔

8. پھر اے میرے رب! میں نے انھیں کھلم کھلا دعوت دی۔

9. پھر میں نے انھیں بلند آواز سے دعوت دی اور چپکے چپکے اور آہستہ آواز میں بھی دعوت دی، یعنی اپنی دعوت دینے کے مختلف طریقے اختیار کیے۔

10. میں نے ان سے کہا: اے میری قوم! اپنے رب کے حضور توبہ کرکے اس سے بخشش مانگو۔ بلاشبہ وہ پاک پروردگار اپنے ان بندوں کے گناہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے جو اس کے حضور توبہ کرتے ہیں۔ 11. بلاشبہ اگر تم نے ایسے کیا تو جب بھی تمھیں بارش کی ضرورت ہوگی، اللہ تعالیٰ تم پر مسلسل بارش برسائے گا اور تم قحط میں مبتلا نہیں ہوگے۔

12. اور تمھیں کثرت سے مال اور اولاد دے گا اور تمھیں باغات عطا کرے گا جن کے پھل تم کھاؤ گے اور تمھارے لیے نہریں جاری کرے گا جن سے تم پیو گے اور اپنی کھیتیاں اور اپنے جانور سیراب کرو گے۔

13. اے قوم! تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت سے نہیں ڈرتے، کہ کوئی پروا کیے بغیر اس کی نافرمانیاں کیے جاتے ہو؟

14. حالانکہ اس نے تمھیں یکے بعد دیگرے کئی مرحلوں میں پیدا کیا، یعنی پہلے نطفہ، پھر علقہ (لوتھڑا) اور پھر مضغہ (چبائی ہوئی بوٹی کی مانند) بنایا۔

15. کیا تم نہیں دیکھتے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اوپر نیچے سات آسمان پیدا کر دیے؟

16. زمین والوں کے لیے روشنی کے طور پر قریبی آسمان میں چاند بنایا اور روشنی دینے والا سورج بنایا۔

17. اللہ تعالیٰ نے تمھیں زمین سے پیدا کیا، اس طرح کہ تمھارے باپ آدم (علیہ السلام) کو مٹی سے پیدا کیا، پھر تم زمین کی پیداوار بطور غذا استعمال کرتے ہو۔

18. پھر وہ تمھاری موت کے بعد تمھیں اس میں لوٹائے گا، پھر دوبارہ اٹھانے کے لیے ایک خاص طریقے سے تمھیں اس میں سے نکالے گا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کا تقویٰ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہیں۔ ❀ دین کی طرف بلانے والوں پر فرض ہے کہ وہ دعوت کا کام مسلسل کرتے رہیں اور اس کے لیے مختلف انداز اپنائیں۔ ❀ اپنے گناہوں کی معافی مانگنا بارش نازل ہونے، مال و دولت کی فراوانی اور کثرتِ اولاد کا ذریعہ ہے۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا
فِجَاجًا ﴿٢٠﴾ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ ع 1 20 9
يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ﴿٢١﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾ وَ
قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّ
لَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿٢٣﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا
تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿٢٤﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا
نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿٢٥﴾ وَ
قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾
اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا
كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ
مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ
النّصف اِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾ ع 2 8 10

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿١﴾

(19) اور اللہ نے زمین کو تمھارے لیے فرش بنا دیا ہے جو رہائش کے لیے مناسب ہے۔

(20) تاکہ تم رزقِ حلال کمانے کے لیے اس کے کھلے راستوں میں چلو پھرو۔

(21) نوح (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو تیری توحید اور صرف تجھ اکیلے کی عبادت کرنے کا جو حکم دیا، تو انھوں نے اس میں میری نافرمانی کی ہے اور ان کے گھٹیا لوگوں نے اپنے ان وڈیروں کی پیروی کی ہے جنھیں تو نے مال و دولت اور اولاد سے نوازا تو انھیں تیرے ان انعامات نے گمراہی ہی میں زیادہ کیا۔

(22) ان کے وڈیروں نے بہت بڑا مکر و فریب کیا، اس طرح کہ اپنے گھٹیا لوگوں کو نوح (علیہ السلام) کے خلاف اکسایا اور بھڑکایا۔

(23) انھوں نے اپنے پیروکاروں سے کہا: اپنے معبودوں کی عبادت نہ چھوڑنا اور نہ اپنے بتوں وَدّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کی عبادت چھوڑنا۔

(24) یقیناً انھوں نے اپنے ان بتوں کے ذریعے سے بہت زیادہ لوگوں کو گمراہ کیا، اور اے میرے رب! تو انھیں حق سے اور بھٹکا دے جنھوں نے کفر اور نافرمانیوں پر اصرار کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔

(25) جو گناہ انھوں نے کیے، ان کی وجہ سے وہ دنیا میں طوفان کے ذریعے سے غرق کر دیے گئے اور مرنے کے فوراً بعد آگ میں داخل کر دیے گئے، پھر انھوں نے اللہ کے سوا اپنا کوئی مددگار نہ پایا جو انھیں غرق ہونے اور آگ میں داخل ہونے سے بچاتا۔

(26) اللہ تعالیٰ نے جب نوح (علیہ السلام) کو بتا دیا کہ جو لوگ آپ پر ایمان لا چکے ہیں، ان کے علاوہ آپ کی قوم کا کوئی فرد ایمان نہیں لائے گا تو انھوں نے کہا: اے میرے رب! زمین پر کوئی ایک کافر بھی نہ رہنے دے جو چلتا پھرتا یا حرکت کرتا ہو۔

(27) اے ہمارے رب! بلاشبہ اگر تو نے انھیں چھوڑ دیا اور مہلت دے دی تو وہ تیرے مومن بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان سے پیدا ہونے والی اولاد بھی فاجر و فاسق اور ڈھیٹ کافر ہی ہوگی جو نہ تیری اطاعت کرے گی اور نہ تیری نعمتوں کی شکر گزار ہوگی۔

(28) اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے اور میرے والدین کی بخشش فرما اور جو ایمان لا کر میرے گھر میں داخل ہو جائے، اسے بھی معاف کر دے اور تمام مومن مرد و خواتین کو بخش دے اور جو کفر و نافرمانی کر کے خود پر ظلم کرنے والے ہیں، انھیں سوائے بربادی اور نقصان کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔

سورۃ الجن مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: جنّوں کا حال اور ان کے قرآن سن کر ایمان لانے کو بیان کر کے مشرکین کے دین کو باطل قرار دینا۔

تفسیر: (1) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنی امت سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ وادیٔ نخلہ میں جنوں کی ایک جماعت نے میری تلاوتِ قرآن بڑے غور سے سنی اور جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے تو انھوں نے ان سے کہا: بلاشبہ آج ہم نے ایک کلام سنا ہے جو پڑھا جا رہا تھا۔ وہ اپنے بیان اور فصاحت و بلاغت میں حیران کن ہے۔

فوائد: ❀ چھوٹے لوگوں کو گمراہ کرنے میں بڑے لوگوں کا کردار بالکل واضح اور عام مشاہدے میں ہے۔

❀ گناہ دنیا میں ہلاکت اور آخرت میں عذاب کا بہت بڑا سبب ہیں۔

❀ جو سلامتی والے دل کے ساتھ پوری توجہ سے قرآن مجید سنے، اس پر قرآن مجید کی معجزانہ تاثیر ظاہر ہوگی۔

يَّهۡدِيۡۤ اِلَى الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنۡ نُّشۡرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ ﴿۲﴾
وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ ﴿۳﴾ وَّ
اَنَّهٗ كَانَ يَقُوۡلُ سَفِيۡهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ ﴿۴﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ
اَنۡ لَّنۡ تَقُوۡلَ الۡاِنۡسُ وَالۡجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ ﴿۵﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ
رِجَالٌ مِّنَ الۡاِنۡسِ يَعُوۡذُوۡنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الۡجِنِّ فَزَادُوۡهُمۡ
رَهَقًا ۙ ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمۡ ظَنُّوۡا كَمَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ يَّبۡعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ ﴿۷﴾
وَّاَنَّا لَمَسۡنَا السَّمَآءَ فَوَجَدۡنٰهَا مُلِئَتۡ حَرَسًا شَدِيۡدًا
وَّشُهُبًا ۙ ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقۡعُدُ مِنۡهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمۡعِ ؕ فَمَنۡ
يَّسۡتَمِعِ الۡاٰنَ يَجِدۡ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ ﴿۹﴾ وَّاَنَّا لَا نَدۡرِىۡۤ
اَشَرٌّ اُرِيۡدَ بِمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ اَمۡ اَرَادَ بِهِمۡ رَبُّهُمۡ
رَشَدًا ۙ ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوۡنَ وَمِنَّا دُوۡنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا
طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ نُّعۡجِزَ اللّٰهَ فِى الۡاَرۡضِ
وَلَنۡ نُّعۡجِزَهٗ هَرَبًا ۙ ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعۡنَا الۡهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ
فَمَنۡ يُّؤۡمِنۡۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخۡسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا
الۡمُسۡلِمُوۡنَ وَمِنَّا الۡقٰسِطُوۡنَ ؕ فَمَنۡ اَسۡلَمَ فَاُولٰٓـئِكَ تَحَرَّوۡا رَشَدًا ﴿۱۴﴾

(2) یہ کلام جو ہم نے سنا ہے، یہ عقیدے، قول اور عمل کی درست راہنمائی کرتا ہے، چنانچہ ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کبھی کسی کو شریک نہیں کریں گے جس نے یہ اتارا ہے۔

(3) ہمارے رب کی عظمت و شان بلند ہو! ہم اس پر ایمان لائے ہیں کہ اس نے کسی کو اپنی بیوی بنایا ہے نہ بیٹا جیسا کہ مشرک کہتے ہیں۔

(4) اور یہ کہ ابلیس اللہ تعالیٰ کے بارے میں ناحق اور غلط بات کہتا تھا کہ اس نے بیوی اور بیٹا بنایا ہے۔

(5) اور ہم یہی سمجھتے رہے کہ مشرک انسان اور جنّ اللہ تعالیٰ پر جھوٹی باتیں نہیں لگاتے تھے جب وہ خیال کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی بیوی اور بیٹا ہے، اس لیے ہم نے بھی ان کی پیروی میں انھیں سچا سمجھا۔

(6) اور یہ کہ زمانۂ جاہلیت میں انسانوں میں سے کئی ایسے مرد تھے جو کسی ڈراؤنی اور خوفناک جگہ میں پڑاؤ کرتے تو جنوں کے آدمیوں کی پناہ طلب کرتے تھے۔ ان میں سے کوئی ایک یوں کہتا: میں اس وادی کے سردار جن کی پناہ میں آتا ہوں اس کی قوم کے بیوقوفوں کے شر سے۔ اس طرح انسانوں کے آدمیوں پر جنوں کے آدمیوں کا خوف اور رعب مزید بڑھ جاتا۔

(7) اے جنات! انسانوں نے بھی تمھاری طرح یہ خیال کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ، مرنے کے بعد ہرگز کسی کو حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے نہیں اٹھائے گا۔

(8) اور ہم نے آسمان کی خبریں جاننا چاہیں تو آسمان کو فرشتوں کے طاقتور پہرے داروں سے بھرا ہوا پایا جو ہمیں چوری چھپے باتیں سننے سے روکنے کے لیے جو ہم سنا کرتے تھے، اس کی حفاظت کررہے تھے اور آسمان کو آگ کے ان شعلوں سے بھرا ہوا پایا جو آسمان کے قریب جانے والے پر پھینکے جاتے ہیں۔

(9) بلاشبہ اس سے پہلے ہم نے آسمان میں ایسی جگہیں بنا رکھی تھیں جہاں سے ہم فرشتوں کا تبادلۂ خیال سن لیتے تھے اور آکر ہم وہ زمین کے کاہنوں کو بتا دیتے اور اب یقیناً یہ معاملہ بدل گیا ہے، لہٰذا اب ہم میں سے جو کوئی سننے کی کوشش کرتا ہے، وہ اپنے لیے آگ کا شعلہ تیار پاتا ہے۔ جونہی وہ قریب ہوتا ہے، وہ اس پر چھوڑ دیا جاتا ہے اور اسے جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔

(10) ہم نہیں جانتے تھے کہ اس شدید پہرے داری کا سبب کیا ہے؟ کیا زمین والوں کے ساتھ کسی شر کا ارادہ کیا گیا ہے یا اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کوئی خیر اور بھلائی کرنا چاہتا ہے۔ یقیناً ہم سے آسمان کی خبروں کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔

(11) بلاشبہ ہم جنوں کے گروہ میں کچھ متقی و نیکوکار ہیں اور کچھ ہم میں سے وہ ہیں جو کافر اور نافرمان ہیں۔ ہم مختلف گروہوں اور مختلف خواہشات میں بٹے ہوئے تھے۔

(12) اور ہم نے یقین کر لیا کہ جب اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ کسی معاملے کا ارادہ کرے تو ہم اس سے بچ سکتے ہیں نہ اس سے بھاگ کر کہیں نکل سکتے ہیں کیونکہ ہم اس کے گھیرے میں ہیں۔

(13) بلاشبہ جب ہم نے قرآن سنا جو سب سے سیدھی راہ دکھاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ جو اپنے رب پر ایمان لے آئے، اسے نیکیوں میں کمی کا خوف ہوگا نہ کسی گناہ کا جو اس کے پہلے گناہوں کے ساتھ شامل کر دیا جائے۔

(14) بلاشبہ ہم میں سے کچھ مسلمان ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے اس کے فرمانبردار ہیں اور کچھ اعتدال اور ثابت قدمی کی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں، پھر جو اطاعت اور نیک عمل کے ذریعے سے اللہ کے سامنے جھک گیا تو وہی لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت اور صحیح راستے کا انتخاب کیا۔

فوائد: ❀ جنوں سے مدد طلب کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے اور ایسا کرنے والے کو اس کے مقصود کے برعکس دنیا ہی میں سزا ملتی ہے۔

❀ نبیٔ اکرم ﷺ کی بعثت سے کہانت، یعنی غیب کی باتیں بتانے کی روش باطل ہو گئی۔

❀ مومن کے اخلاق و آداب میں یہ بات شامل ہے کہ وہ شر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہ کرے۔

وَأَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا
عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ
وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾
وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ
لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ ع 1 19 11
قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ
اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ
اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا
مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ
لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا
يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾
قُلْ اِنْ اَدْرِيْۤ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ
لَهٗ رَبِّيْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ
اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ
يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾

(15) اور جو سیدھی اور ثابت قدمی کی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں، وہ جہنم کا ایندھن ہوں گے جن کے ساتھ اسے بھڑکایا جائے گا۔ ان کے ساتھ ان جیسے انسان اور بھی ہوں گے۔

(16) جس طرح آپ (ﷺ) کی طرف یہ وحی کی گئی کہ جنوں کی ایک جماعت نے غور سے سنا، اسی طرح آپ کی طرف یہ وحی بھی کی گئی کہ اگر جن اور انسان اسلام کے راستے پر قائم رہتے اور اس کے احکام پر عمل کرتے تو اللہ تعالیٰ انھیں بہت زیادہ پانی میسر ہوتا (ان پر خوب بارش برساتا) اور انھیں کئی طرح کی نعمتوں سے نوازتا۔

(17) تاکہ اس بارے میں ہم انھیں آزمالیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزاری کرتے ہیں یا ان کی ناقدری کرتے ہیں؟ اور جو قرآن اور اس میں آنے والی نصیحتوں سے منہ پھیرے، اسے اس کا رب ایسے مشقت والے عذاب میں داخل کرے گا جسے وہ برداشت نہیں کر سکے گا۔

(18) بلاشبہ مسجدیں صرف اس پاک ذات کی ہیں، کسی اور کی نہیں، لہٰذا ان میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو ورنہ تم بھی یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح کرو گے جو کچھ وہ اپنے گرجوں اور عبادت خانوں میں کرتے ہیں۔

(19) یقیناً جب اللہ کے بندے محمد رسول اللہ ﷺ اپنے رب کی عبادت کے لیے وادیٔ نخلہ میں کھڑے ہوئے تو جنوں نے قرآن سننے کے لیے اتنا رش کیا کہ قریب تھا وہ آپ پر گر پڑیں۔

(20) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور عبادت میں کسی دوسرے کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا، خواہ کوئی بھی ہو۔

(21) ان سے کہہ دیں: میں تم سے کسی قسم کی کوئی تکلیف دور کرنے کا اختیار نہیں رکھتا جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے مقدر میں کر دی ہو اور نہ ایسا نفع تمھیں دینے کا مالک ہوں جو اللہ تعالیٰ تم سے روک لے۔

(22) ان سے کہہ دیں: مجھے اللہ سے ہرگز کوئی نہیں بچا سکے گا اگر میں نے اس کی نافرمانی کی اور نہ اس کے سوا میری کوئی پناہ گاہ ہے جس میں پناہ لے لوں۔

(23) لیکن میں جس چیز کا مالک ہوں، وہ یہ ہے کہ میرے اللہ نے مجھے تم تک جو پیغام پہنچانے کا حکم دیا ہے، وہ میں تمھیں پہنچا دوں اور اس کی عطا کی ہوئی اس رسالت کا مالک ہوں جو اس نے مجھے دے کر تمھاری طرف بھیجا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرے، اس کا انجام جہنم کی آگ میں داخل ہونا ہے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، اس سے کبھی نہیں نکلے گا۔

(24) یہ کفار اپنے کفر پر اس وقت تک اڑے رہیں گے جب تک قیامت کے دن وہ عذاب اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں جس کا دنیا میں ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ اس وقت وہ ضرور جان لیں گے کہ کس کے مددگار کمزور اور تعداد میں تھوڑے ہیں۔

(25) اے رسول (ﷺ)! ان دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر مشرکوں سے کہہ دیں: میں نہیں جانتا کہ جس عذاب کا وعدہ تم سے کیا جاتا ہے، وہ قریب ہے یا اس کی کوئی لمبی مدت ہے۔ اسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(26) وہ پاک رب ہر قسم کا غیب جاننے والا ہے، اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ وہ اپنے غیب سے کسی کو آگاہ نہیں کرتا بلکہ وہ اسی کے علم کے ساتھ خاص رہتا ہے۔

(27) ہاں اللہ تعالیٰ رسولوں میں سے جس کسی کو پسند کر لے تو اسے جس کی چاہے خبر کر دیتا ہے اور اس رسول کے آگے پیچھے نگران فرشتے بھیجتا ہے جو اس کی حفاظت کرتے ہیں تاکہ رسول کے علاوہ کسی کو اس غیب کی اطلاع نہ ہونے پائے۔

فوائد: ❀ ظلم آگ میں جانے کا بہت بڑا سبب ہے۔

❀ اچھے مقاصد کے حصول کے لیے ثابت قدمی کی بڑی اہمیت ہے۔

❀ وحیِ الٰہی شیطانوں کے کھیل تماشے سے محفوظ ہے۔

لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ
وَ اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ع ﴿۲۸﴾

2 ع 12

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ
مِنْهُ قَلِيْلًا ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿۴﴾ اِنَّا
سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ
اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا
طَوِيْلًا ﴿۷﴾ وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴿۸﴾
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿۹﴾
وَ اصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾ وَ
ذَرْنِيْ وَ الْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ
لَدَيْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِيْمًا ﴿۱۲﴾ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾ يَوْمَ
تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ وَ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ
اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

(28) تا کہ وہ رسول یہ جان لے کہ اس سے پہلے رسولوں نے اپنے رب کے وہ پیغامات پوری طرح پہنچا دیے جن کی تبلیغ کا اس نے انھیں حکم دیا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا پورے اہتمام سے احاطہ کیا ہوا تھا اور فرشتوں اور رسولوں کے پاس جو ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے اس کا بھی احاطہ کر رکھا ہے اور اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور اس نے ہر چیز کی تعداد کو شمار کر رکھا ہے اور اس پاک رب سے کوئی چیز اوجھل نہیں۔

سورۃ المزمل مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: دعوت وتبلیغ کی ذمہ داریوں کو سرانجام دینے کے لیے مددگار بننے والے اسباب کا بیان۔

تفسیر: (1) اے اپنے کپڑوں میں لپٹنے والے، یعنی نبیٔ اکرم ﷺ۔

(2) رات کو نماز پڑھیں مگر کچھ وقت آرام بھی کریں۔

(3) اگر آپ چاہیں تو آدھی رات نماز پڑھیں یا آدھی رات سے تھوڑا کم کر لیں یہاں تک کہ ایک تہائی تک کر لیں۔

(4) یا اس سے کچھ زیادہ کر لیں یہاں تک کہ دو تہائی کو پہنچ جائیں۔ جب قرآن کی قراءت کریں تو اسے واضح کر کے پڑھیں اور ٹھہر ٹھہر کر اس کی قراءت کریں۔

(5) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ جلد ہم آپ پر قرآن نازل کرنے والے ہیں جو اس میں موجود فرائض، حدود، احکام اور آداب وغیرہ کی وجہ سے نہایت بھاری بات ہے۔

(6) بلاشبہ رات کی گھڑیاں دل کو قراءت کے ساتھ موافق کرنے میں زیادہ مناسب اور بات کو بہت درست کر دینے والی ہیں۔

(7) بلاشبہ آپ کو دن کے وقت مختلف کاموں کے لیے آنا جانا پڑتا ہے اور ان مصروفیات کے باعث آپ قرآن کی زیادہ قراءت نہیں کر پاتے، لہٰذا رات کو نماز پڑھیں۔

(8) مختلف اذکار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کریں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے عبادت کو خالص کرتے ہوئے لوگوں سے کٹ کر اس کی جانب متوجہ ہو جائیں۔

(9) وہ مشرق ومغرب کا رب ہے۔ اس کے سوا کوئی سچا اور برحق معبود نہیں، لہٰذا آپ اسی کو کارساز بنائیں اور اپنے تمام معاملات میں اسی پر بھروسا کریں۔

(10) جھٹلانے والے جو ٹھٹھا مذاق اور گالی گلوچ کرتے ہیں، آپ اس پر صبر کریں اور نہایت اچھے طریقے سے ان سے الگ ہو جائیں جس میں تکلیف نہ ہو۔

(11) آپ جھٹلانے والے ان خوشحال لوگوں کو خاطر میں نہ لائیں جو دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مجھے اور انھیں چھوڑ دیں اور انھیں تھوڑی مزید مہلت دیں یہاں تک کہ ان کی موت آجائے۔

(12) یقیناً ہمارے ہاں آخرت میں سخت بیڑیاں اور سلگتی ہوئی آگ ہے۔

(13) اور ایسا کھانا ہے جو اپنی کڑواہٹ کی شدت سے حلق بند کر دے گا اور انھیں پہلے عذاب سے بھی زیادہ دردناک عذاب ہوگا۔

(14) یہ عذاب جھٹلانے والوں کو اس دن ہوگا جب زمین اور پہاڑ تھرتھرا جائیں گے اور اس دن کی سخت ہولناکی سے پہاڑ بھربھری ریت کے ٹیلوں کی طرح ہو جائیں گے۔

(15) بلاشبہ ہم نے تمھاری طرف بھی ایک رسول بھیجا جو قیامت کے دن تمھارے اعمال پر گواہی دے گا، جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول یعنی موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تھا۔

فوائد: ❀ اللہ کی طرف دعوت دینے والے کے لیے قیام اللیل (تہجد)، تلاوتِ قرآن، اللہ کے ذکر اور صبر کی بڑی اہمیت ہے۔

❀ رات کے وقت دل کی یکسوئی کا یاد کرنے اور سمجھنے پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

❀ ذمہ داریاں اٹھانے کا تقاضا ہے کہ تربیت سخت ہو۔

❀ نعمتوں کی فراوانی اور ان میں بہت زیادہ مشغولیت اللہ کی راہ سے روک دیتی ہے۔

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿۱۶﴾
فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ
شِيْبَا ﴿۱۷﴾ ۨالسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ
هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ ع (1 / 19 / 13)
اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ
نِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ
يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ
عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ
سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ
يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا
لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا
وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع (2 / 1 / 14)

(16) سو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی جو اس کے رب کی جانب سے اس کی طرف بھیجا گیا تھا، چنانچہ ہم نے اسے غرق کر کے دنیا میں سخت عذاب دیا اور آخرت میں بھی آگ کا عذاب ہوگا، لہٰذا تم اپنے رسول کی نافرمانی نہ کرو کہ تم پر بھی ویسا عذاب آجائے جیسا اس پر آیا تھا۔

(17) اگر تم نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسول کو جھٹلایا تو اس سخت اور بہت لمبے دن میں اپنے آپ کا کیسے تحفظ کرو گے اور کیسے بچاؤ کرو گے جس دن کی سخت ہولناکی اور لمبائی سے چھوٹے بچوں کے سر سفید ہو جائیں گے۔

(18) اس کی ہولناکی سے آسمان پھٹ جائے گا، اللہ کا یہ وعدہ پورا ہو کر ہی رہنے والا ہے۔

(19) یہ وعظ جو قیامت کی ہولناکی اور شدت کے بیان پر مشتمل ہے، یقیناً ایک بہت بڑی نصیحت ہے جس سے مومن نفع حاصل کرتے ہیں، لہٰذا جو اپنے رب کی طرف پہنچانے والا راستہ اختیار کرنا چاہے، اختیار کرے۔

(20) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب جانتا ہے کہ کبھی آپ دو تہائی رات سے کم وقت نماز پڑھتے ہیں، کبھی آدھی رات قیام کرتے ہیں اور کبھی ایک تہائی۔ مومنوں میں سے ایک گروہ بھی آپ کے ساتھ قیام کرتا ہے۔ رات اور دن کا صحیح اندازہ اللہ ہی کو ہے اور وہ ان کی گھڑیاں شمار کرتا ہے۔ وہ پاک رب خوب جانتا ہے کہ تم ان کے اوقات اور گھڑیاں صحیح طور پر شمار کرنے کی قدرت نہیں رکھتے، لہٰذا مطلوب کی تلاش میں رات کے بیشتر حصے کا قیام تمھارے لیے مشکل ہے، اس لیے اس نے تم پر مہربانی کی، چنانچہ رات کے وقت آسانی سے جتنی نماز پڑھ سکتے ہو پڑھو۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوں گے جنھیں ان کی بیماری مشقت میں ڈالے گی اور کچھ دوسرے اللہ کے رزق کی تلاش میں سفر میں ہوں گے اور بعض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اس کے دین کی سربلندی کے لیے کافروں سے لڑ رہے ہوں گے، اس لیے ان سب کے لیے رات کا قیام مشکل ہو جائے گا، لہٰذا تم رات کو آسانی سے جتنی نماز پڑھ سکو پڑھ لو۔ فرض نماز پوری پابندی سے ادا کرو، اپنے مالوں کی زکاۃ دو، اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے، اسے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے۔ اللہ سے معافی مانگتے رہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ مشقت آسانی لاتی ہے۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿۳﴾ وَثِيَابَكَ
فَطَهِّرْ ﴿۴﴾ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿۵﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴿۶﴾ وَ
لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ
يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ﴿۹﴾ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِيْ وَمَنْ
خَلَقْتُ وَحِيْدًا ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ وَّبَنِيْنَ
شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ
اَزِيْدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ
صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ
قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾
ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ
يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِيْهِ
سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾ لَا تُبْقِيْ وَ
لَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾

سورۃ المدثر مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: جھٹلانے والوں کو دعوت دینے میں خوب محنت کرنے کا حکم اور انھیں آخرت اور قرآن کے ذریعے سے ڈرانا۔

تفسیر: (1) اے اپنے کپڑے اوڑھنے والے، یعنی نبئ اکرم ﷺ۔

(2) اٹھیے اور اللہ کے عذاب سے ڈرائیے۔

(3) اور اپنے رب کی عظمت بیان کیجیے۔

(4) اور اپنا نفس گناہوں سے اور اپنے کپڑے نجاست سے پاک رکھیے۔

(5) اور بتوں کی عبادت سے دور رہیے۔

(6) اور اپنے رب پر احسان نہ جتلائیں کہ آپ اپنے نیک عمل کو بہت زیادہ سمجھنے لگ جائیں۔

(7) اور اللہ تعالیٰ کے لیے اس تکلیف پر صبر کریں جو آپ کو پہنچے۔

(8) پھر جب صور میں دوسری بار پھونکا جائے گا۔

(9) تو یہ دن انتہائی سخت دن ہوگا۔

(10) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرنے والوں پر آسان نہ ہوگا۔

(11) اے رسول (ﷺ)! مجھے اور اسے چھوڑ دیجیے جسے میں نے اس کی ماں کے پیٹ میں مال اور اولاد کے بغیر اکیلا پیدا کیا (اس سے مراد ولید بن مغیرہ ہے۔)

(12) اور اسے بہت زیادہ مال عطا کیا۔

(13) اور اسے حاضر باش بیٹے دیے جو ہر محفل میں اس کے ساتھ ہوتے ہیں اور کثرتِ مال کی وجہ سے کسی سفر وغیرہ کی بنا پر اس سے جدا نہیں ہوتے۔

(14) اور میں نے اسے زندگی، روزی اور اولاد میں خوب کشادگی دے رکھی ہے۔

(15) پھر میرے ساتھ کفر کرنے کے باوجود وہ چاہتا ہے کہ میں نے اسے جو یہ سب کچھ دیا ہے، اس سے بھی زیادہ دوں۔

(16) معاملہ ایسے نہیں جیسے وہ خیال کرتا ہے، بلاشبہ وہ ہمارے رسول پر نازل ہونے والی آیتوں کی مخالفت کرنے والا اور انھیں جھٹلانے والا ہے۔

(17) عنقریب میں اس پر عذاب کی ایسی مشقت ڈالوں گا جو اس کی برداشت سے باہر ہوگی۔

(18) بلاشبہ یہ کافر جس پر میں نے مذکورہ انعامات کیے، اس نے قرآن کو جھٹلانے والی اپنی باتوں پر غور و فکر کیا اور اپنے دل میں اس کا اندازہ لگایا۔

(19) اس پر لعنت اور عذاب ہو، اس نے کیسا اندازہ لگایا۔ (20) اس پر پھر لعنت اور عذاب ہو، اس نے کیسا اندازہ لگایا۔

(21) پھر اس نے دوبارہ اپنی باتوں پر غور و فکر کیا اور ان کا جائزہ لیا۔ (22) پھر اس نے منہ بنایا اور تیوری چڑھائی جب اسے قرآن پر طعن کرنے کے لیے کچھ بھی نہ ملا۔

(23) پھر وہ ایمان سے پھر گیا اور اس نے نبئ اکرم ﷺ کی پیروی سے تکبر کیا۔

(24) اور کہا: محمد (ﷺ) جو لائے ہیں، یہ اللہ کا کلام نہیں بلکہ وہ جادو ہے جسے وہ کسی دوسرے سے نقل کرتے ہیں۔ (25) یہ اللہ کا کلام نہیں بلکہ یہ انسانوں کا کلام ہے۔ (26) عنقریب میں اس کافر کو آگ کے طبقات میں سے ایک طبقے میں ڈالوں گا اور وہ ہے سقر (جہنم) جس کی تپش یہ جھیلے گا۔ (27) اور اے محمد! آپ کو کیا معلوم کہ وہ سقر کیا ہے؟ (28) اس میں جسے عذاب دیا جائے وہ اس کی کسی چیز کو باقی نہیں رہنے دیتی اور وہ اسے ایسے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے کہ پھر اسے چھوڑتی نہیں ہے، پھر وہ جسم پہلے کی طرح ہو جاتا ہے اور وہ دوبارہ اس کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اس طرح یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ (29) وہ سخت جلانے والی اور کھالوں کو بدل کر رکھ دینے والی ہے۔ (30) اس پر انیس فرشتے ہیں اور وہ اس کے داروغے ہیں۔

فوائد: ❀ ظاہری اور باطنی نجاست (گندگی) سے طہارت اور پاکیزگی حاصل کرنا فرض ہے۔ ❀ فاسق و فاجر پر انعامات اسے ڈھیل دینے کے لیے ہوتے ہیں، اس کی عزت بڑھانے کے لیے نہیں ہوتے۔ ❀ تکبر کے خطرات کہ اس نے ولید بن مغیرہ کو قبولِ حق سے روک دیا، حالانکہ حق اس پر واضح ہو گیا تھا۔

وَمَا جَعَلْنَآ أَصْحٰبَ النَّارِ إِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ
إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ
وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا
الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ أَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۗ كَذٰلِكَ يُضِلُّ
اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ
رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۗ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾ (ع 1 31 15)
وَالَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ﴿٣٣﴾ وَالصُّبْحِ إِذَآ أَسْفَرَ ﴿٣٤﴾ إِنَّهَا لَإِحْدَى
الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ أَنْ يَّتَقَدَّمَ
أَوْ يَتَأَخَّرَ ﴿٣٧﴾ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّآ أَصْحٰبَ (12 عند المتقدمين – 16 مع)
الْيَمِيْنِ ﴿٣٩﴾ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٤٠﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٤١﴾ مَا
سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿٤٣﴾ وَلَمْ
نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَ
كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٤٦﴾ حَتّٰىٓ أَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿٤٧﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ
شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿٤٨﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٩﴾

(31) ہم نے آگ کے داروغے صرف فرشتے رکھے ہیں۔ ان کے مقابلے میں انسان کی طاقت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ ہم نے ان کی یہ تعداد ان لوگوں کا امتحان لینے کے لیے بنائی ہے جنھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا تاکہ انھوں نے جو کہا وہ کہیں اور ان کا عذاب دگنا ہو اور تاکہ یہودیوں کو یقین ہو جنھیں تورات دی گئی اور عیسائیوں کو یقین ہو جنھیں انجیل دی گئی جب قرآن ان دونوں کی کتابوں میں موجود باتوں کی تصدیق میں نازل ہو، اور تاکہ ایمان والوں کا ایمان مزید بڑھ جائے جب اہلِ کتاب ان کی موافقت کریں، نیز یہود و نصاریٰ اور مسلمان کسی شک و شبہ میں نہ رہیں۔ اور ایمان کے بارے میں ہچکچاہٹ کے شکار لوگ اور کافر کہیں: یہ عجیب و غریب تعداد بیان کرنے میں اللہ کی کیا حکمت ہے؟ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس تعداد کے منکر کو گمراہ کیا اور اس کی تصدیق کرنے والے کو ہدایت دی، اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے گمراہ کرنا چاہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو ہدایت دینا چاہے ہدایت دیتا ہے۔ آپ کے رب کے لشکر اتنے زیادہ ہیں کہ انھیں صرف وہی جانتا ہے۔ اور یہ آگ تو صرف ان تمام لوگوں کے لیے نصیحت ہے جو اس کے ذریعے سے اللہ پاک کی عظمت کو جانتے ہیں۔

(32) بات ایسے نہیں جیسے بعض مشرک سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے ساتھیوں کو جہنم کے داروغوں سے کافی ہوں گے یہاں تک کہ ان پر غالب آ جائیں۔ اللہ تعالیٰ چاند کی قسم کھاتا ہے۔

(33) اور اس نے قسم کھائی ہے رات کی جب وہ پیچھے ہٹے۔

(34) اور قسم کھائی ہے دن کی جب وہ روشن ہو جائے۔

(35) بلاشبہ جہنم کی آگ بڑی مصیبتوں میں سے ایک ہے۔

(36) لوگوں کو ڈرانے اور خوف زدہ کرنے کے لیے۔

(37) اے لوگو! تم میں سے جو چاہے اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اور نیک عمل کر کے آگے بڑھے، یا کفر اور نافرمانیاں کر کے پیچھے رہے۔

(38) ہر شخص نے جو عمل کیے، ان کے متعلق اس سے پوچھ گچھ ہوگی، پھر یا تو اس کے اعمال اسے ہلاک کر دیں گے یا وہ اسے ہلاک اور تباہ ہونے سے بچا لیں گے۔

(39) سوائے مومنوں کے، بلاشبہ وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے نہیں پکڑے جائیں گے بلکہ ان کے نیک اعمال کی وجہ سے ان کے گناہوں سے درگزر کیا جائے گا۔

(40) وہ قیامت کے دن جنتوں میں بیٹھے ایک دوسرے سے سوال کرتے ہوں گے۔

(41) ان کافروں کے بارے میں جنھوں نے نافرمانیوں والے کاموں کی وجہ سے خود کو ہلاک کر لیا۔

(42) وہ ان سے پوچھیں گے: تمھیں کس چیز نے جہنم میں ڈالا؟

(43) تو کافر یہ کہتے ہوئے انھیں جواب دیں گے: ہم ان لوگوں میں سے نہیں تھے جو دنیا کی زندگی میں فرض نمازیں ادا کرتے تھے۔

(44) اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے جو عطا کیا تھا، اس میں سے فقیر کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔

(45) اور ہم باطل پرستوں کے ساتھ تھے۔ جدھر وہ ہوتے ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے اور ہم گمراہ اور بھٹکے ہوئے لوگوں کے ساتھ گپ شپ میں مصروف رہتے تھے۔

(46) اور ہم جزا کے دن کو جھٹلاتے تھے۔ (47) اور ہم اس کو جھٹلانے میں حد سے بڑھ گئے یہاں تک کہ ہم پر موت آ گئی اور وہ ہمارے اور توبہ کے درمیان حائل ہوگئی۔

(48) چنانچہ قیامت کے دن انھیں سفارش کرنے والے فرشتوں، انبیاء اور نیک لوگوں کی سفارش بھی فائدہ نہ دے گی کیونکہ سفارش کی قبولیت کی شرط یہ ہوگی کہ جس کے لیے سفارش کی جا رہی ہے، اس سے اللہ راضی ہو۔ (49) کس چیز نے ان مشرکوں کو قرآن مجید سے منہ پھیرنے والے بنا دیا ہے؟

فوائد: ❀ انسان دنیا و آخرت میں اپنے اعمال کے بارے میں جوابدہ ہے۔ ❀ محتاج کو کھانا نہ کھلانا آگ میں داخل ہونے کا ایک بڑا سبب ہے۔

كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ بَلْ يُرِيدُ
كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا ۖ بَل لَّا
يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ﴿٥٣﴾ كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَن شَاءَ
ذَكَرَهُ ﴿٥٥﴾ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ
ع 2 25 16 التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾

سُورَةُ الْقِيَامَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴿١﴾ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾
أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ﴿٣﴾ بَلَىٰ قَادِرِينَ
عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ ﴿٤﴾ بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ
أَمَامَهُ ﴿٥﴾ يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ﴿٦﴾ فَإِذَا بَرِقَ
الْبَصَرُ ﴿٧﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿٨﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿٩﴾
يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ إِلَىٰ
رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ
بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ﴿١٣﴾ بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ﴿١٤﴾

(50) گویا کہ وہ اس سے منہ پھیرنے اور دور بھاگنے میں نہایت بدکے ہوئے جنگلی گدھے ہیں۔
(51) جو شیر سے ڈر کر بھاگے ہوں۔
(52) بلکہ ان مشرکوں میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ اس کے سرہانے ایک کھلی کتاب رکھی ہو جو اسے خبر دے کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور اس کی وجہ دلائل کی کمی یا کمزوری نہیں بلکہ صرف دشمنی اور تکبر ہے۔
(53) معاملہ اس طرح نہیں بلکہ ان کے گمراہی میں مزید سرکشی اختیار کرنے کا سبب یہ ہے کہ وہ آخرت کے عذاب پر ایمان نہیں رکھتے، اس لیے اپنے کفر پر قائم ہیں۔
(54) آگاہ رہو! بلاشبہ یہ قرآن وعظ و نصیحت ہے۔
(55) پھر جو شخص قرآن پڑھنا اور اس سے نصیحت حاصل کرنا چاہے تو وہ اسے پڑھے اور اس سے نصیحت حاصل کرے۔
(56) اور وہ صرف اس وقت نصیحت حاصل کریں گے جب اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔ وہ پاک رب ہی اس لائق ہے کہ اس کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرا جائے اور وہ اس بات کا اختیار رکھتا ہے کہ جب اس کے بندے اس کے حضور توبہ کریں تو وہ انھیں بخش دے۔

سورۃ القیامہ مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کی قدرت و طاقت کا بیان کہ وہ قیامت کے دن مخلوق کو دوبارہ اٹھانے اور جمع کرنے پر قادر ہے۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کی قسم کھائی ہے جس دن لوگ رب العالمین کے لیے کھڑے ہوں گے۔
(2) اس نے پاکیزہ نفس کی قسم کھائی ہے جو نیک اعمال میں کوتاہی برتنے اور برے کام کرنے پر انسان کو ملامت کرتا اور ڈانٹتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں چیزوں کی قسم کھائی ہے کہ وہ لوگوں کو حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے ضرور اٹھائے گا۔

(3) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس کی موت کے بعد ہم دوبارہ اٹھانے کے لیے اس کی ہڈیاں جمع ہی نہیں کریں گے؟
(4) کیوں نہیں، ہم انھیں جمع کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی انگلیوں کے پور بھی پہلی صورت میں مکمل طور پر پیدا کرنے پر قادر ہیں۔
(5) بلکہ انسان دوبارہ اٹھائے جانے کے انکار سے یہ چاہتا ہے کہ وہ بغیر کسی رکاوٹ کے مستقبل میں بھی اپنے گناہوں پر قائم رہے۔
(6) وہ ناممکن سمجھتے ہوئے قیامت کے بارے میں پوچھتا ہے کہ وہ کب واقع ہوگی؟
(7) پھر جس چیز کو وہ جھٹلاتا تھا، جب اسے دیکھے گا تو اس کی نگاہ پتھرا جائے گی اور دہشت زدہ ہو جائے گی۔
(8) اور چاند بے نور ہو جائے گا۔
(9) اور سورج اور چاند کے وجود کو ایک کر دیا جائے گا۔
(10) فاسق و فاجر انسان اس دن کہے گا: بھاگ کر کہاں جائیں؟
(11) اس دن بھاگنے کی کوئی راہ ہوگی نہ کوئی پناہ گاہ ہوگی جہاں فاجر پناہ پکڑے اور نہ بچاؤ کی کوئی جگہ ہوگی جہاں وہ محفوظ ہو سکے۔
(12) اے رسول! اس دن حساب کتاب اور جزا و سزا کے لیے آپ کے رب کی طرف واپسی اور لوٹنے کی جگہ ہے۔ (13) اس دن انسان کو ان اعمال سے آگاہ کیا جائے گا جو اس نے آگے بھیجے اور جو پیچھے چھوڑے۔ (14) بلکہ انسان اپنے خلاف خود ہی گواہ ہوگا، اس طرح کہ اس نے جو گناہ کیے ہوں گے، اس کے اعضاء اس کے خلاف ان کی گواہی دیں گے۔

فوائد: ❀ بندے کی مشیت اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہے۔

وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿١٥﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ
بِهٖ ﴿١٦﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿١٧﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ
قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿١٩﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ
الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٢١﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾
اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ
اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾
وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَالْتَفَّتِ
السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ ع 1 30 17
فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿٣١﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٣٢﴾
ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾
ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ
يُّتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿٣٧﴾
ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ
الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٣٩﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ
يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾ ع 2 10 18

(15) اگر اس نے اپنے دفاع میں عذر پیش کیے کہ اس نے کوئی برائی نہیں کی تو اس کے عذر اسے فائدہ نہ دیں گے۔
(16) اے رسول! آپ قرآن کے بھول جانے کے ڈر سے اسے یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو جلدی جلدی حرکت نہ دیں۔
(17) بلاشبہ یہ ہمارے ذمے ہے کہ ہم اس کو آپ کے سینے میں جمع کریں اور اس کی قراءت آپ کی زبان پر جاری کر دیں۔
(18) چنانچہ جب ہمارا رسول جبریل (علیہ السلام) آپ کے سامنے اس کی قراءت کرے تو آپ اس کی قراءت خاموشی سے پوری توجہ کے ساتھ سنیں۔
(19) پھر آپ کے لیے اس کی تفسیر بیان کرنا ہمارے ذمے ہے۔
(20) ہرگز نہیں، معاملہ ایسے نہیں جیسا تم نے اپنے دوبارہ اٹھائے جانے کے محال ہونے کا دعویٰ کیا ہے، اس لیے کہ تم جانتے ہو جو شروع میں تمھیں پیدا کرنے پر قادر ہے، وہ تمھاری موت کے بعد تمھیں دوبارہ زندہ کرنے سے عاجز نہیں، مگر تمھارا دوبارہ اُٹھائے جانے کو جھٹلانا صرف دنیا کی اس زندگی سے محبت کی بنا پر ہے جو بہت جلد ختم ہونے والی ہے۔
(21) اور تمھارے آخرت کی زندگی کو نظر انداز کرنے کی بنا پر ہے جس کا راستہ اطاعت کے ان کاموں کو بجالانا ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے تمھیں حکم دیا ہے اور ان حرام کاموں سے باز آنا ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے تمھیں روکا ہے۔
(22) اس دن ایمان والوں اور نیک بختوں کے چہرے تر و تازہ اور پُرنور ہوں گے۔
(23) اپنے رب کے دیدار سے فیض حاصل کریں گے۔
(24) اور کافروں اور بدبختوں کے چہرے اس دن بے رونق اور اداس ہوں گے۔
(25) انھیں یقین ہوگا کہ ان پر بہت بڑی سزا اور دردناک عذاب نازل ہونے والا ہے۔
(26) معاملہ ایسے نہیں جیسے مشرک خیال کرتے ہیں کہ جب وہ مر گئے تو انھیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ جب ان میں سے کسی کی روح ہنسلی تک پہنچے گی۔
(27) اور کچھ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے: کوئی ہے جو اسے دم کرے، ہوسکتا ہے اسے شفا ملے؟
(28) اس وقت جو نزع کی حالت میں ہوگا، وہ یقین کر لے گا کہ موت کے ساتھ وہ دنیا سے جدا ہونے والا ہے۔ (29) دنیا کے خاتمے اور آخرت کے شروع میں ساری تکلیفیں اور سختیاں اکٹھی ہو جائیں گی۔ (30) جب ایسا ہو جائے گا تو میت کو اس کے رب کی طرف لے جایا جائے گا۔ (31) پھر کافر نے اس کی تصدیق نہ کی جو اس کا رسول اس کے پاس لایا اور نہ اللہ پاک کے لیے نماز پڑھی۔ (32) بلکہ جو اس کا رسول اس کے پاس لایا، اسے جھٹلایا اور اس سے منہ پھیرا۔ (33) پھر یہ کافر اپنے گھر والوں کے پاس اس حال میں گیا کہ تکبر سے اترا کر اور اکڑ کر چل رہا تھا۔ (34) تب اللہ نے کافر کو دھمکی دی کہ اس کا عذاب اس کے ساتھ اور اس سے نہایت قریب ہے۔ (35) پھر اس جملے کو تاکید کے لیے دہرایا اور فرمایا: پھر ہلاکت ہے تیرے لیے اور تباہی و بربادی ہے۔
(36) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے کسی شریعت کا پابند کیے بغیر یونہی بے کار چھوڑ دے گا؟ (37) کیا یہ انسان کسی دن مادہ منویہ کا ایک نطفہ نہ تھا جسے رحم مادر میں ٹپکایا گیا؟ (38) پھر اس کے بعد وہ جمے ہوئے خون کا ایک لوتھڑا بنا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا اور اسے درست طور پر انسان بنا دیا۔ (39) پھر اس کی جنس کی دو قسمیں بنا دیں: نر اور مادہ! (40) کیا بھلا جس نے انسان کو نطفے اور پھر لوتھڑے سے پیدا کیا، وہ حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے انسان کو نئے سرے سے پیدا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا؟ کیوں نہیں، یقیناً وہ اس پر خوب قادر ہے۔

فوائد: ❀ رسول اکرم ﷺ قرآن کی اپنی طرف نازل ہونے والی وحی کو یاد کرنے کی بہت حرص اور جذبہ رکھتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے آپ کے سینے میں جمع کرنے اور پورا قرآن آپ کو اس طرح یاد کرانے کی ذمہ داری لی کہ آپ اس میں سے کچھ نہ بھولے۔ ❀ دنیا سے محبت رکھنے اور آخرت سے منہ پھیرنے کے نہایت سنگین نتائج ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے کرم والے چہرے کا دیدار سب سے بڑی نعمت ہے۔

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اِحْدٰى وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ١
اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ
سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ٢ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا
كَفُوْرًا ٣ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَ اَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ٤
اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۚ ٥
عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ٦ يُوْفُوْنَ
بِالنَّذْرِ وَ يَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ٧ وَ يُطْعِمُوْنَ
الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ٨ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ
لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ٩ اِنَّا نَخَافُ مِنْ
رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ١٠ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ
لَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ۚ ١١ وَ جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِيْرًا ۙ ١٢
مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّ لَا
زَمْهَرِيْرًا ۚ ١٣ وَ دَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ١٤

سورۃ الدہر مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: انسان کو اس کی پیدائش کی اصل اور اس کے انجام کے ذکر سے نصیحت، نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کے لیے جنت میں جو کچھ تیار کیا ہے، اس کا بیان۔

تفسیر: (1) یقیناً انسان پر ایک لمبا عرصہ گزرا جس میں وہ اس طرح غیر موجود تھا کہ اس کا ذکر تک نہ تھا۔

(2) بلاشبہ ہم نے انسان کو مرد و عورت کے ملے جلے پانی کے نطفے سے پیدا کیا، جسے ہم کئی چیزوں کا پابند کر کے آزماتے ہیں۔ سو ہم نے اسے خوب سننے والا دیکھنے والا بنایا تا کہ جن شرعی احکام کا ہم نے اسے پابند کیا ہے، وہ ان پر عمل کرے۔

(3) بلاشبہ ہم نے اس کے لیے اپنے رسولوں کی زبانی ہدایت کا راستہ واضح کر دیا، پھر اس کے ساتھ اس کے لیے گمراہی کی راہ بھی واضح ہو گئی۔ اب اس کے بعد اس کی مرضی ہے کہ سیدھی راہ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کا مومن اور بہت زیادہ شکر گزار بندہ بنے، یا اس راہ سے بھٹک جائے اور اللہ کی آیتوں کا انکار کرنے والا کافر بندہ بن جائے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہدایت پانے والوں اور گمراہوں دونوں کا ذکر کیا تو ساتھ ہی ان دونوں کی جزا سزا بھی بیان کر دی، چنانچہ فرمایا:

(4) بلاشبہ ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لیے زنجیریں تیار کی ہیں جن کے ساتھ انھیں دوزخ کی آگ میں گھسیٹا جائے گا اور طوق تیار کیے ہیں جو اس آگ میں انھیں ڈالے جائیں گے اور شعلوں والی آگ تیار کر رکھی ہے۔

(5) بلاشبہ جو ایمان والے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں، وہ قیامت کے دن شراب کے ایسے بھرے جام پئیں گے جس میں عمدہ خوشبو کے لیے کافور کی ملاوٹ ہوگی۔

(6) یہ مشروب جو اطاعت گزاروں کے لیے تیار کیا گیا ہے، اس چشمے سے ہے جس تک رسائی نہایت آسان ہوگی، وہ لبالب ہوگا اور اس میں کبھی کمی نہ آئے گی۔ اللہ کے بندے اس سے سیراب ہوں گے۔ وہ جہاں چاہیں گے اسے بہا کر لے جائیں گے۔

(7) جو بندے یہ مشروب پئیں گے، ان کی خوبیاں یہ ہیں کہ جن اطاعت کے کاموں کا انھوں نے خود کو پابند کیا ہے، وہ انھیں پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی ہر طرف پوری طرح پھیل جانے والی ہے اور وہ ہے قیامت کا دن۔ (8) اور وہ اپنی ضرورت اور چاہت کی وجہ سے کھانے سے محبت کرنے کے باوجود دوسروں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ وہ ضرورت مند فقیروں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (9) اور وہ اپنے دلوں میں یہ بات چھپائے رکھتے ہیں کہ وہ انھیں صرف اللہ کی رضا کے لیے کھلاتے ہیں اور وہ ان کو کھانا کھلانے پر ان سے کسی قسم کا بدلہ اور کسی قسم کی تعریف نہیں چاہتے۔ (10) بلاشبہ ہم اپنے رب سے اس دن کا خوف کھاتے ہیں جس کی سختی اور ہولناکی کی وجہ سے بدبختوں کے چہرے اداس اور اترے ہوئے ہوں گے۔ (11) سو ان اطاعت گزاروں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس عظیم دن کی برائی سے بچالے گا اور ان کی عزت بڑھانے اور ان کے دلی سرور کے لیے انھیں چہروں کی تازگی اور نورانیت عطا فرمائے گا۔ (12) اطاعت کے کاموں، اللہ کی تقدیر اور گناہوں سے رکے رہنے پر صبر کرنے کی بنا پر اللہ تعالیٰ انھیں ایسی جنت کا بدلہ عطا کرے گا جس میں وہ ناز و نعمت سے رہیں گے اور وہاں ریشم کا لباس پہنیں گے۔ (13) وہ اس جنت میں سجائی گئی مسندوں پر ٹیک لگائے ہوں گے۔ اس جنت میں وہ سورج کو نہیں دیکھیں گے جس کی شعاعیں انھیں تکلیف دیں اور نہ سخت سردی محسوس کریں گے بلکہ وہ ہمیشہ رہنے والے ایسے سائے میں ہوں گے جس کے ساتھ گرمی ہوگی نہ سردی۔ (14) اس کے سائے ان کے قریب ہوں گے اور اس کے پھل خواہش مند کے لیے جھکا دیے جائیں گے اور وہ آسانی سے انھیں حاصل کر لے گا، اس طرح کہ لیٹنے والا، بیٹھا ہوا اور کھڑا ہوا آسانی انھیں حاصل کر لے گا۔

فوائد: ❀ اس بات کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو با اختیار بنایا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی عزت افزائی ہے۔ ❀ نذر پوری کرنا، ضرورت مندوں کو کھانا کھلانا، عمل میں اخلاص اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنا آگ سے نجات پانے اور جنت میں داخل ہونے کے ذرائع ہیں۔

وَیُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِیْرَاۡ ﴿۱۵﴾
قَوَارِیْرَاۡ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِیْرًا ﴿۱۶﴾ وَیُسْقَوْنَ فِیْهَا كَاْسًا
كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا ﴿۱۷﴾ عَیْنًا فِیْهَا تُسَمّٰی سَلْسَبِیْلًا ﴿۱۸﴾ وَیَطُوْفُ
عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَیْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا
مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْكًا كَبِیْرًا ﴿۲۰﴾
عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْۤا اَسَاوِرَ
مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ
لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْیُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ
الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا
اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ﴿۲۵﴾ وَمِنَ الَّیْلِ
فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ
الْعَاجِلَةَ وَیَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ یَوْمًا ثَقِیْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ
وَشَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَاۤ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِیْلًا ﴿۲۸﴾
اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۲۹﴾ وَمَا
تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۳۰﴾

ع 1/22/19

قرأ حفص بغير الألف في الوصل فيهما ووقف على الأولى بالألف وعلى الثاني بغير الألف

(15) خادم اور نوکر چاکر چاندی کے برتن اور اس کے صاف شفاف جام لے کر ان کے آس پاس پھریں گے جب وہ مشروب پینے کا ارادہ کریں گے۔

(16) وہ جام شیشے کی طرح صاف رنگ کے ہوں گے، حالانکہ وہ چاندی سے ڈھالے گئے ہوں گے اور ان کی مرضی کے مطابق ان کا اندازہ کیا گیا ہوگا، اس سے زیادہ نہ کم۔

(17) اور ان عزت دار لوگوں کی خاطر مدارات ایسی شراب کے جاموں سے کی جائے گی جس میں ادرک کی آمیزش ہوگی۔

(18) وہ جنت کے جس چشمے سے پییں گے، اسے سلسبیل کہا جاتا ہے۔

(19) جنت میں ان کے اردگرد وہ لڑکے گھومتے پھرتے ہوں گے جو ہمیشہ جوان رہیں گے۔ جب تو انھیں دیکھے گا تو ان کے چہروں کی تروتازگی، ان کے خوبصورت رنگ، ان کی کثرت اور ان کے پھیلے ہونے کی وجہ سے انھیں بکھرے ہوئے جواہرات سمجھے گا۔

(20) وہاں جنت میں جو کچھ ہے، جب تم اسے دیکھو گے تو ایسی نعمت دیکھو گے جس کا وصف بیان کرنا ناممکن ہے اور تم وہاں ایسی عظیم الشان سلطنت دیکھو گے جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی سلطنت نہیں کر سکتی۔

(21) یقیناً ان کے جسموں پر سبز، باریک اور موٹے ریشم کے عمدہ کپڑے سجے ہوں گے، اس جنت میں انھیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انھیں پاک صاف شراب پلائے گا جس میں کسی طرح کا نشہ اور بدمزگی نہیں ہوگی۔

(22) اور ان کی عزت بڑھانے کے لیے ان سے کہا جائے گا: بلاشبہ یہ نعمت جو تمھیں عطا ہوئی ہے، یہ تمھارے لیے تمھارے نیک اعمال کا بدلہ ہے اور تمھارا عمل اللہ کے ہاں قبول ہو چکا ہے۔

(23) اے رسول! بلاشبہ ہم نے آپ پر یہ قرآن الگ الگ کر کے نازل کیا ہے اور اسے ایک ہی بار نہیں اتارا۔

(24) لہٰذا آپ اللہ کے تقدیری یا شرعی حکم کے لیے صبر کیجیے اور کوئی بھی گناہ کرنے والا جس گناہ کی طرف بلاتا ہے، اس کی پیروی نہ کیجیے اور کافر جس کفر کی طرف بلاتا ہے، اس میں بھی اس کی بات نہ مانیے۔

(25) دن کے آغاز میں نماز فجر کے ذریعے سے اور دن کے آخر میں ظہر و عصر کی نماز کے ذریعے سے اپنے رب کو یاد کیجیے۔

(26) اور رات کی دو نمازوں: نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کے ساتھ اس کو یاد کیجیے اور ان کے بعد بھی رات کو نماز میں مشغول رہیے۔

(27) بلاشبہ یہ مشرک دنیا کی زندگی سے محبت کرتے اور اس کے شیدائی ہیں اور وہ اپنے آگے آنے والا قیامت کا دن نظر انداز کر دیتے ہیں، حالانکہ وہ اپنی سختیوں اور مشکلات کی وجہ سے بہت بھاری دن ہے۔

(28) ہم نے انھیں پیدا کیا اور ان کے جوڑ اور اعضاء وغیرہ مضبوط بنا کر ان کو ٹھوس جسمانی ساخت عطا کی اور ہم جب چاہیں انھیں ہلاک کر کے ان کی جگہ ان جیسے اور لوگ لے آئیں۔

(29) بلاشبہ یہ سورت وعظ و نصیحت ہے، لہٰذا جو شخص ایسا راستہ پکڑنا چاہے جو اسے اس کے رب کی رضا کی طرف لے جائے تو وہ اس راستے کو اختیار کرے۔

(30) تم اللہ تعالیٰ کی رضا کا راستہ اختیار کرنا نہیں چاہ سکتے مگر صرف اسی صورت میں کہ اللہ تعالیٰ تم سے یہ چاہے کیونکہ تمام فیصلے اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کے بندوں کی بہتری کس میں ہے اور کیا چیز ان کے لیے مناسب نہیں۔ وہ اپنی تخلیق، تقدیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ جب جنت کے خدمت گزاروں کی خوبصورتی اور حسن و جمال کا یہ حال ہے تو خود اہلِ جنت کی خوبصورتی کیا کمال ہوگی!!

❀ دنیا سے دل لگانے اور آخرت کو بھول جانے کے نتائج نہایت خطرناک ہیں۔

❀ بندے کی مشیت اور مرضی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہے۔

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا ع (31)

2 ع 9 20

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا (1) فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا (2) وَّالنّٰشِرٰتِ
نَشْرًا (3) فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا (4) فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا (5) عُذْرًا اَوْ
نُذْرًا (6) اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ (7) فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ (8) وَ
اِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ (9) وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ (10) وَاِذَا الرُّسُلُ
اُقِّتَتْ (11) لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ (12) لِيَوْمِ الْفَصْلِ (13) وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا يَوْمُ الْفَصْلِ (14) وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (15) اَلَمْ
نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ (16) ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ (17) كَذٰلِكَ
نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ (18) وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (19) اَلَمْ
نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ (20) فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ (21)
اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (22) فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ (23) وَيْلٌ
يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (24) اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا (25)

(31) وہ اپنے بندوں میں سے جنھیں چاہتا ہے، انھیں اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے، پھر انھیں ایمان اور نیک اعمال کی توفیق عطا فرماتا ہے اور اس نے ان لوگوں کے لیے آخرت میں آگ کا دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے جو کفر اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کرنے والے ہیں۔

سورۃ المرسلات مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: جھٹلانے والوں کے لیے قیامت کے دن کی ہلاکت کی وعید۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ نے پے در پے چلنے والی ہواؤں کی قسم کھائی ہے جو گھوڑے کی گردن کے بالوں کی طرح آتی ہیں۔

(2) اور سخت تیز چلنے والی ہواؤں کی قسم کھائی ہے۔

(3) اور ان ہواؤں کی قسم کھائی ہے جو بارش کو پھیلاتی ہیں۔

(4) اور ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے احکام لے کر اترتے ہیں۔

(5) اور ان فرشتوں کی قسم کھائی ہے جو وحی لے کر اترتے ہیں۔

(6) جو وحی لے کر اترتے ہیں تاکہ اللہ کی طرف سے لوگوں پر حجت قائم ہو جائے اور ان کا کوئی عذر باقی نہ رہے اور لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا جائے۔

(7) بلاشبہ تمھیں دوبارہ اٹھائے جانے، حساب کتاب اور جزا سزا کا جو وعدہ دیا جاتا ہے، وہ یقیناً ہر صورت میں پورا ہوگا۔

(8) سو جب ستارے بے نور کر دیے جائیں گے اور ان کی روشنی ختم ہو جائے گی۔

(9) جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا تاکہ فرشتے اس سے پے در پے نازل ہوں۔

(10) جب پہاڑ اپنی جگہ سے اکھیڑ دیے جائیں گے اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں گے حتی کہ وہ گرد و غبار بن جائیں گے۔

(11) جب رسولوں کو وقت مقررہ پر جمع کیا جائے گا۔

(12) اس عظیم دن کے لیے جسے ان کی امتوں پر گواہی کے لیے مؤخر کیا گیا۔

(13) بندوں کے درمیان فیصلے کے دن کے لیے، پھر حق پرست اور باطل پرست، نیز نیک بخت اور بد بخت کھل کر سامنے آجائیں گے۔

(14) اے رسول! آپ کو کیا معلوم کہ وہ فیصلے کا دن کیا ہے؟

(15) اس دن ان جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے جو ان احکام کو جھٹلاتے تھے جو رسول ان کے پاس اللہ کی طرف سے لے کر آئے۔

(16) کیا ہم نے پہلی امتوں کو ہلاک نہیں کیا جب انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اپنے رسولوں کو جھٹلایا؟

(17) پھر ان کے بعد ہم پچھلوں کو لائے۔ اگر انھوں نے جھٹلایا تو ہم انھیں بھی اسی طرح ہلاک کر دیں گے جیسے ہم نے پہلوں کو کیا تھا۔

(18) جس طرح ہم نے ان امتوں کو ہلاک کیا، اسی طرح ان مجرموں کو بھی ہلاک کریں گے جو محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات کو جھٹلانے والے ہیں۔

(19) اس دن ان لوگوں کے لیے ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وعید کو جھٹلانے والے ہیں جو اس نے مجرموں کو سزا دینے کی سنائی ہے۔

(20) اے لوگو! کیا ہم نے تمھیں حقیر اور معمولی پانی، یعنی نطفے سے پیدا نہیں کیا؟

(21) پھر اس حقیر پانی کو ایک محفوظ جگہ میں رکھا، اور وہ ہے عورت کا رحم۔

(22) ایک مقرر وقت تک اور یہ ہے حمل کی مدت۔ (23) پھر ہم نے اس بچے کی شکل و صورت، تقدیر اور رنگ وغیرہ بھی متعین کر دیا اور یہ سب کچھ کرنے پر ہم کیا ہی خوب قادر ہیں۔

(24) اس دن ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کو جھٹلانے والے ہیں۔ (25) کیا ہم نے زمین کو ایسا نہیں بنایا کہ وہ سب لوگوں کو اپنے اندر سمیٹنے والی ہے۔

فوائد: ❀ جھٹلانے والی امتوں کو ہلاک کرنا دستورِ الٰہی ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ ہی انسان کی ماں کے پیٹ میں حفاظت کرتا ہے۔

أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَ
أَسْقَيْنَاكُم مَّاءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٨﴾
انطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٩﴾ انطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ
ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾
إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ
يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٤﴾ هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ ﴿٣٥﴾ وَلَا
يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ﴿٣٦﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٧﴾
هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾ فَإِن كَانَ لَكُمْ
كَيْدٌ فَكِيدُونِ ﴿٣٩﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٠﴾ ع إِنَّ (ع 1 40 21)
الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ﴿٤١﴾ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٤٢﴾
كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٤٤﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٥﴾ كُلُوا
وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ﴿٤٦﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ﴿٤٨﴾ وَيْلٌ
يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٠﴾ ع (ع 2 10 22)

(26) وہ ان کے زندوں کو اپنے اوپر رہائش اور آباد کاری کے ذریعے سے اوران کے مردوں کو دفن کے ذریعے سے سمیٹتی ہے۔
(27) ہم نے اس میں جمے ہوئے بلند و بالا پہاڑ بنا دیے جو اسے حرکت کرنے سے روکتے ہیں اور اے لوگو! ہم نے تمھیں میٹھا پانی پلایا، سوجس نے یہ سب کچھ پیدا کیا، وہ تمھیں دوبارہ اٹھانے سے ہرگز عاجز نہیں۔
(28) ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے اس دن ان لوگوں کے لیے جو اپنے اوپر ہونے والی اللہ کی نعمتوں کو جھٹلاتے ہیں۔
(29) اور رسولوں کے لائے ہوئے احکام کو جھٹلانے والوں سے کہا جائے گا: اے جھٹلانے والو! چلو اس عذاب کی طرف جسے تم جھٹلاتے تھے۔
(30) چلو آگ کے دھویں کے اس سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے۔
(31) جس میں سائے کی ٹھنڈک ہوگی نہ وہ آگ کے شعلے اور گرمی کو تم تک پہنچنے سے روکے گا۔
(32) بلاشبہ آگ اپنے شعلے پھینک رہی ہوگی، ہر شعلہ محل جتنا بڑا ہوگا۔
(33) جو شعلے وہ پھینکے گی، وہ سیاہی اور جسامت میں سیاہ اونٹوں جیسے ہوں گے۔
(34) ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے اس دن ان لوگوں کے لیے جو اللہ کے عذاب کو جھٹلانے والے ہیں۔
(35) یہ ایسا دن ہے جس میں وہ کچھ نہ بول سکیں گے۔
(36) اور انھیں اپنے رب سے اپنے کفر اور برائیوں کا عذر پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اس کے حضور کوئی عذر پیش کریں۔
(37) اس دن ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے ان لوگوں کے لیے جو اس دن کی خبروں کو جھٹلانے والے ہیں۔
(38) یہ مخلوقات کے درمیان فیصلے کا دن ہے۔ ہم تمھیں اور پہلی امتوں کو ایک میدان میں جمع کریں گے۔

(39) اگر تمھارے پاس اللہ کے عذاب سے بچنے کے لیے کوئی چال ہے جو تم چل سکتے ہو تو میرے خلاف چل لو۔
(40) اس دن ان لوگوں کے لیے ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے جو فیصلے کے دن کو جھٹلانے والے ہیں۔
(41) بلاشبہ جو لوگ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرنے والے ہیں، وہ جنت کے گھنے اور لمبے درختوں کے سایوں اور میٹھے پانی کے جاری چشموں
میں ہوں گے۔ (42) اور ان پھلوں میں ہوں گے جن کے کھانے کی وہ خواہش کریں گے۔
(43) اوران سے کہا جائے گا: کھاؤ پاکیزہ چیزیں اور مزے دار مشروب پیو جو بے لذت و بے مزہ نہ ہوگا۔ یہ تمھارے ان نیک اعمال کی بدولت ہے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔ (44) بلاشبہ جس
طرح کی جزا ہم نے تمھیں دی ہے، اسی طرح ہم نیک عمل کرنے والوں کو ان کے عملوں کی جزا دیتے ہیں۔ (45) جس دن ان لوگوں کے لیے ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے جو ان نعمتوں کو جھٹلاتے
ہیں جو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاروں کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ (46) اور جھٹلانے والوں سے کہا جائے گا: دنیا کی زندگی میں تھوڑے وقت کے لیے لذت دینے والی چیزیں کھا پی لو اور ان سے فائدہ
اٹھا لو۔ بلاشبہ تم اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے مجرم ہو۔ (47) اس دن ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے ان لوگوں کے لیے جو آخرت والے دن اپنی جزا سزا کو
جھٹلانے والے ہیں۔ (48) جب ان جھٹلانے والوں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے لیے نماز پڑھو تو وہ اس کے لیے نماز نہیں پڑھتے۔ (49) اس دن ہلاکت، عذاب اور گھاٹا ہے ان جھٹلانے والوں
کے لیے جو ان تعلیمات کو جھٹلاتے ہیں جو اللہ کی طرف سے رسول لے کر آئے۔ (50) پھر جب وہ لوگ اپنے رب کی طرف سے نازل ہونے والے اس قرآن پر ایمان نہیں لائے تو اس کے سوا وہ
کس بات پر ایمان لائیں گے؟

فوائد: ❀ زمین اپنے اوپر موجود زندہ انسانوں اور فوت شدگان کے لیے وسیع ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے کے سخت گناہ ہونے اور ایسا کرنے والے کے لیے سخت وعید (سزا) بیان ہوئی ہے۔